

عَالَمِ الْإِسْلَامِ كَعِظَمِ مُفَكَّرِ

شیخ عبدالرشید راسخ قادری  
کا  
مخبر الحقائق کے نام پر امیر مہتمم

ترجمہ  
ابو عثمان قادی

صَلِّ عَلَى نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ

شیخ زید یوسف ہاشمی  
علما نجد کے نام اہم پیغام

ترجمہ  
ابو عثمان قادی  
WWW.FSCISLAM.COM

صفہ فاؤنڈیشن

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ



جملہ حقوق محفوظ ہیں

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا  
إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ  
صَدَقَ اللَّهُ الْعَلِيمُ

نام کتاب ..... شیخ سید یوسف ہاشم رفاعی

کا علماء نجد کے نام اہم پیغام

ترجمہ ..... ابو عثمان قادری

با اہتمام ..... ریاض قدیر قادری

سلسلہ اشاعت ..... 28 ہارڈوئیم مئی 2004ء

ناشر ..... صفہ فاؤنڈیشن

تعداد ..... 1100

قیمت ..... 25 روپے

صفحہ فاؤنڈیشن مدینہ مارکیٹ دہلی چوک صدر بازار لاہور کینٹ فون: 6664563

صفحہ فاؤنڈیشن اسماعیل سنٹر 109 چیمبر جی روڈ اردو بازار لاہور فون: 0300-4270965



عالم اسلام کے عظیم مفکر و فاضلہ الشیخ

السید یوسف السید ہاشم الرفاعی دامت برکاتہم العالیہ

اس وسیع دنیا میں انسانوں کے قافلے مسافروں کی طرح اترتے ہیں اور اپنی زندگی کے دن پورے کر کے چلے جاتے ہیں انہی کے دم قدم سے بزم ہستی میں بہاریں ہیں مگر ان لوگوں کے زندگی گزارنے کے انداز مختلف ہیں کچھ لوگوں کا کام تخریب کاری کرنا ہے جبکہ کچھ لوگوں کو تعمیر انسانیت کی سعادت نصیب ہوتی ہے ان میں کچھ ایسے بھی ہوتے ہیں جو انسانیت کے دامن پر بد نما داغ بن جاتے ہیں اور کچھ انسانیت کی پیشانی کا جھومر بن جاتے ہیں۔

انہی عہد ساز شخصیات میں عالم اسلام کے عظیم روحانی و مذہبی پیشوا، مفکر اسلام، الشیخ السید یوسف ہاشم الرفاعی دامت برکاتہم العالیہ کا بھی شمار ہوتا ہے۔ جو عالم اسلام میں کسی تعارف کے محتاج نہیں آپ کا آبائی تعلق کویت سے ہے۔ آپ ۱۹۳۲ء (۱۳۵۱ھ) میں حسنی و حسینی سادات کے گھر پیدا ہوئے اور آپ کا خاندان اسلامی دنیا میں معروف اور ممتاز اہمیت کا حامل ہے۔ کیونکہ آپ کے اجداد میں سر تاج اولیاء عالم ربانی، عارف کامل حضرت سید احمد کبیر رفاعی رحمۃ اللہ علیہ وہ عظیم ہستی ہیں کہ جن کی پیدائش سے قبل ہی سرکارِ دو عالم ﷺ نے آپ کے ماموں، شیخ وقت حضرت منصور بطاحی رحمۃ اللہ علیہ کو آپ کی پیدائش کی بشارت سنا دی تھی۔ پیدائش سے چالیس دن پہلے ایک رات شیخ منصور نے سرکار



دو عالم ﷺ کی خواب میں زیارت کا شرف حاصل کیا اور آپ نے فرمایا ”اے منصور! چالیس دن کے بعد تیری بہن کے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوگا۔ اس کا نام ”احمد“ رکھنا وہ اولیاء کرام میں ایسا ہی سردار ہوگا جس طرح میں انبیاء کا سردار ہوں۔“

اسی طرح سید عالم ﷺ کی ساری امت میں حضرت امام احمد کبیر رفاہی رحمۃ اللہ علیہ ہی وہ عظیم ہستی ہیں جن کے استغاثہ والتجاء پر حضور نبی رحمت ﷺ کا دست مبارک آپ کے مزار پر انوار سے باہر نکلا۔ جسے آپ نے بوسہ دیا ۵۵۵ھ میں جب آپ زیارت بیت اللہ کو تشریف لے گئے اور بعد ازاں حضور سید عالم ﷺ کے روضہ اقدس پر زیارت کے لیے حاضر ہوئے تو با آواز بلند عرض کی ”السلام علیک یا جدی“ فوراً روضہ انور سے ندا آئی۔ ”وعلیکم السلام یا ولدی“ اس مبارک آواز کو سن کر آپ پر وجد طاری ہو گیا اس وقت آپ کے علاوہ جتنے افراد روضہ انور پر حاضر تھے سب نے آواز کو سنا تھوڑی دیر کے بعد بحالت گریہ وزاری آپ نے یہ دو شعر پڑھے۔

فی حالة البعد روحی كنت ارسلت

تقبل الارض عنی وہی نالبتی

جدائی (دوری) کی حالت میں تو اپنی روح کو (روضہ اقدس پر) بھیجتا تھا تا کہ میری طرف سے آپ کی آستانہ بوسی کا شرف حاصل کر لے۔“

وهذه دولة الاشباح قد حضرت

فامدد یمینک کی تحطی بہا شفتی

”اور جب کہ یہ دولت دیدار مجھے اصالۃ حاصل ہے تو آپ اپنا مبارک ہاتھ دیجئے کہ میں اسے بوسہ دے کر عزت حاصل کروں۔“

اسی وقت روضہ اقدس سے دست مبارک نکلا اور آپ نے اس کو بوسہ دیا اس

وقت تقریباً ۹۰ ہزار عاشقان جمال مصطفیٰ ﷺ کا مجمع حاضر تھا جنہوں نے حضور سرور عالم ﷺ کے دست مبارک کی زیارت کا شرف حاصل کیا۔ انہی افراد میں محبوب سبحانی، قطب ربانی، شہباز لامکانی، محی الدین حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت شیخ عدی بن مسافر الامولی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت شیخ عبدالرزاق حسینی واسطی رحمۃ اللہ علیہ جیسے جلیل القدر افراد بھی موجود تھے۔

فضیلۃ الشیخ السید یوسف ہاشم الرفاعی دامت برکاتہم العالیہ اس وقت حضرت سید احمد کبیر رفاعی رحمۃ اللہ علیہ کے سلسلہ رفاعیہ کے مسند نشین اور صاحب دعوت و ارشاد ہیں شہریت کے لحاظ سے تو آپ کا وطن کویت ہے مگر آپ کا دل پورے عالم اسلام اور بالخصوص اہل سنت والجماعت کے مسلمانوں کے ساتھ دھڑکتا ہے۔ امت مسلمہ کی تکالیف اور پریشانیوں پر آپ اکثر دل گرفتہ رہتے ہیں۔ بین الاقوامی سیاسی حالات پر آپ کڑی نظر رکھتے ہیں ان کے افکار و نظریات پہاڑ کی طرح بلند و مضبوط ہیں وہ اپنوں کے لیے پیار کا ساغر اور بد مذہبوں کے لیے شمشیر برہنہ ہیں اپنی مجالس میں علمی و تحقیقی موضوعات پر گفتگو فرماتے ہیں عالم باعمل اور نہایت سادہ مزاج رکھتے ہیں ایک عالم آج بھی ان کی دہلیز سے روحانی سوز و گداز حاصل کر رہا ہے۔

کویت میں آپ کا آستانہ کویت میں مقیم پاکستانیوں کے لیے جائے پناہ ہے بلاشبہ آپ نہ صرف کویت بلکہ عالم عرب میں پاکستان کے مفادات کے سب سے بڑے محافظ ہیں۔

آپ کی ہمہ گیر شخصیت میں بیک وقت کئی اوصاف نظر آتے ہیں جو عام طور پر کسی ایک شخص کی زندگی میں شاذ و نادر ہی نظر آتے ہیں ذہانت و فراست، بصیرت و وجدان، بلند حوصلگی اور اولوالعزمی خداداد صلاحیتیں آپ کے حصے میں آئی ہیں۔ شیخ رفاعی نہایت نفاست پسند، معاملہ فہم، خوش مزاج و حلیم الطبع اور نہایت وجیہہ شخصیت کے مالک ہیں۔

باطنی حسن اور قلبی لطافت کے مبارک آثار آپ کے چہرے سے نظر آتے ہیں

آپ ۱۹۶۳ء میں کویت کی آزادی کے بعد قائم ہونے والی پہلی سیاسی جماعت ”مجلس الامہ“ کے سیکرٹری جنرل منتخب ہوئے ۱۹۶۵ء سے ۱۹۷۰ء تک کویت کے وزیر داخلہ کے عہدے پر فائز رہے ۱۹۶۳ء سے ۱۹۶۳ء تک کویت میں وزیر مواصلات (ڈاک) بجلی، ٹیلی فون کی ذمہ داریاں نبھائیں مجلس وزراء کے وزیر مملکت بھی رہے آپ نے کویت پارلیمنٹ کے ممبر کی حیثیت سے کویت میں شراب پر پابندی اور تعلیمی اداروں میں مخلوط نظام تعلیم کے خاتمہ جیسے قوانین منظور کرائے۔ آپ نے ۱۹۷۳ء میں کویت میں ”معهد الایمان الشرعی“ قائم کیا۔

پاکستان سے شیخ رفاعی کی عقیدت کی وجہ پاکستان میں اہلسنت والجماعت مسلمانوں کی اکثریت ہے آپ عالم اسلام میں ایک سنی مملکت کے قیام کی دیرینہ خواہش رکھتے ہیں اور اس لحاظ سے آپ کی نگاہ میں پاکستان ہی ایسا ملک ہے جو سنی اسٹیٹ بننے کی صلاحیت رکھتا ہے۔

شیخ رفاعی نے ۱۹۸۰ء میں بنگلہ دیشی مسلمانوں کی امداد کے لیے ”تنظیم الجمعۃ الکویۃ“ قائم کی جس نے بنگلہ دیش میں متعدد مساجد مدارس اور شفاخانے قائم کیے۔ پاکستان اور پاکستانی عوام کے ساتھ آپ کا جس درجہ قلبی و روحانی تعلق ہے اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ پاکستان اور کویت میں جو آج دیرینہ تعلقات ہیں وہ شیخ رفاعی کی مساعی کی مرہون منت ہیں آپ کی کوششوں سے ۱۹۶۵ء اور ۱۹۷۰ء کی پاک بھارت جنگوں کے موقع پر کویت پہلا اسلامی ملک تھا جس نے بھارت پر شدید دباؤ ڈالتے ہوئے اپنے سفارتی تعلقات منقطع کر لیے اور علی الاعلان پاکستان کو مالی و فوجی امداد دی۔ شیخ رفاعی کی زندگی کا ہر لمحہ باطل کی تردید اور تعاقب کے لیے وقف ہے وہ علم دوست بھی ہیں اور اہل علم کے قدردان بھی پاکستان کے دورے پر جب بھی تشریف لائیں تو ان کی اکثر نشستیں اہل علم سے ہی رہتی ہیں اور اہل علم کی بے حد حوصلہ افزائی فرماتے ہیں۔ آپ کی مجلس میں حاضر ہونے والے جانتے ہیں کہ آپ کی زبان ہر وقت ذکر الہی سے تر رہتی ہے



اور دل کو اللہ کے ذکر میں مست بنائے رکھنا ان کا وظیفہ حیات ہے۔

شیخ رفاعی علماء نجد کی انتہا پسندی کو اسلام کے لیے سب سے بڑا خطرہ خیال کرتے ہیں جو شرک و بدعت کے نام پر حجاز مقدس سے آثار رسول ﷺ کو مٹانے پر کمر بستہ ہیں حالانکہ تیرہ صدیوں سے یہ آثار محفوظ چلے آ رہے تھے اور لوگ ان سے برکتیں حاصل کرنے اور یادوں کو تازہ کرنے کے لیے وہاں حاضر ہوتے ہیں۔ شیخ رفاعی نے علماء نجد کو ان کی حرکتوں پر ایک نصیحت آموز خط لکھ کر انہیں تفصیل سے ان تمام امور کی طرف متوجہ کیا ہے جن کی وجہ سے سارا عالم اسلام حکومت سعودیہ کے بارے میں ایسے جذبات نہیں رکھتا۔ امید ہے علماء نجد شیخ رفاعی کے اس خیر خواہی کے جذبہ پر غور و فکر کر کے اپنے معاملات پر نظر ثانی کرنے کی کوشش کریں۔ پاکستان میں دو مرتبہ اس خط کو اردو میں شائع کرنے کی سعادت اشاعت دین کے میدان میں سرگرم ”صفہ اکیڈمی“ لاہور اور اب تیسری اشاعت کی سعادت ”صفہ پبلی کیشنز لاہور“ کو حاصل ہو رہی ہے۔

وَعَايَا رَبِّ الْعِزَّةِ شَيْخُ رَفَاعِي دَامَتْ بَرَكَاتُهَا الْعَالِيَةِ کے علم و عمل میں برکت دے جنہوں نے علماء نجد کے نام اس خط میں سارے عالم اسلام کی ترجمانی کی ہے بلا شک و شبہ آپ کا وجود عالم اسلام کے لیے اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے اور آپ صحیح معنوں میں سلف صالحین کی تصویر ہیں اللہ تعالیٰ آپ کا سایہ عالم اسلام پر نادر سلامت رکھے۔ (آمین)

والسلام

عمر حیات قادری

ڈائریکٹر ”صفہ اکیڈمی“

لاہور (پاکستان)

۲۶۔ اکتوبر ۲۰۰۰ء جمعرات



بسم اللہ الرحمن الرحیم ۝

عالم اسلام کے عظیم مفکر شیخ سید یوسف رفاعی کا تعلق عارف کامل حضرت سید شیخ احمد کبیر رفاعی کے سلسلہ نسب سے ہے آپ اس وقت سلسلہ رفاعیہ کے سب سے بڑے شیخ طریقت اور صاحب دعوت و ارشاد ہیں آپ نہایت وسیع النظر شخصیت ہیں امت مسلمہ کی تکالیف اور پریشانیوں کے ازالہ کے لیے ہمہ وقت کوشاں رہنا ان کی زندگی کا اہم مشغلہ ہے۔ ان کی زندگی کا اکثر حصہ امت مسلمہ میں اتحاد کی کاوشوں میں گزر رہا ہے۔ وہ جہاں بھی محسوس کرتے ہیں کہ عالم اسلام کے اتحاد کو پارہ پارہ کرنے کے لیے کوئی فتنہ سرا اٹھا رہا ہے تو اس کی نشاندہی کرنا اور اس کے حل کے لیے تجاویز دینا اپنا فریضہ تصور کرتے ہیں۔

ہر باشعور جانتا ہے کہ حرمین شریفین اسلام اور مسلمانوں کا مشترکہ مرکز ہیں وہاں کے مبارک آثار سے مسلمانوں کے ایمانی جذبات ہی وابستہ نہیں بلکہ وہ تاریخ اسلام کا بھی حصہ ہیں۔ لیکن وہاں کے چند اہل علم (جن کا حکومت میں اثر و رسوخ ہے) اپنے مطالعہ اور سوچ کی بنیاد پر انہیں مٹانے پر کمر بستہ ہیں جہاں بھی انہیں معلوم ہوتا ہے کہ اس جگہ کا تعلق کسی بھی حوالے سے رسول اللہ ﷺ سے ہے اور لوگ وہاں یادوں کو تازہ کرنے کے لیے حاضر ہوتے ہیں تو اسے شرکت و بدعت کا نام دے کر بلڈوز کر دیتے ہیں ابھی چند ماہ پہلے ابوا شریف کے مقام پر حضور ﷺ کی والدہ ماجدہ کی قبر انور کے ساتھ بھی ایسا کر دیا گیا حالانکہ ان کا یہ عمل تمام امت مسلمہ کے خلاف ہے کیونکہ ان سے پہلے وہاں تیرہ صدیوں سے یہ آثار محفوظ چلے آ رہے ہیں اور آج بھی سعودیہ کے علاوہ تمام عالم اسلام میں بزرگوں کے

آثار سلامت ہیں کیا ان کا یہ فعل تمام امت مسلمہ کو کافر و مشرک قرار دینے کے مترادف نہیں؟ پھر خادمِ حریمین شریفین شاہ فہد نے کس قدر حریمین کی خدمت کی ہے اس کی تمام کاوشوں پر یہ لوگ پانی پھیر دیتے ہیں اور آج تمام عالم اسلام ان کی حرکتوں کی وجہ سے سعودیہ کے بارے میں اچھے جذبات نہیں رکھتا، اس چیز کی نشاندہی شیخ رفاعی حفظہ اللہ تعالیٰ نے اپنے اس پیغام میں کی ہے، امید ہے علماء نجد اس پر خیر خواہی کے جذبہ پر غور و فکر کر کے اپنے معاملات پر نظر ثانی کرنے کی کوشش کریں گے۔

پھر یہ بھی ممکن ہے کہ تمام عالم اسلام کے سرکردہ اہل علم مل بیٹھ کر ان مسائل کا کوئی ایسا حل نکالیں جس سے انتشار و افتراق کی آگ ٹھنڈی ہو جائے اللہ تعالیٰ مصنف کی اس اعلیٰ سعی کو قبول فرماتے ہوئے امت مسلمہ کے لیے اسے مفید بنادے تاکہ آپس کی غلط فہمیاں دور ہو جائیں۔ یاد رہے یہ صرف امام شیخ سید یوسف رفاعی کے جذبات ہی نہیں بلکہ انہیں تمام عالم اسلام کے مسلمانوں کے احساسات کی ترجمانی سمجھا جائے۔

خادم اسلام

ابو عثمان قادری لاہور

۷ جولائی ۱۹۹۹ء بروز اتوار

WWW.NAFSEISLAM.COM

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

قُلْ مَنْ يُرِزُّكُمْ مِنَ السَّمَوَاتِ  
وَالْأَرْضِ، قُلِ اللّٰهُ، وَإِنَّا أَوْيَاكُمْ  
لَعَلٰی هُدٰی أَوْفٰی ضَلَالٍ مُّبِیْنٍ ۝  
قُلْ لَا تَسْأَلُونِ عَمَّا أَجْرَمْنَا  
وَلَا نَسْأَلُ عَمَّا تَعْمَلُونَ ۝ قُلْ  
يَجْمَعُ بَيْنَنَا بِالْحَقِّ وَهُوَ الْفَتْحُ  
الْعَلِیْمُ (سورة السباء ۲۳ تا ۲۶)

تم فرماؤ کون ہے جو تمہیں روزی دیتا  
ہے آسمان اور زمین سے۔ تم خود ہی  
فرماؤ اللہ اور بے شک ہم یا تم یا تو ضرور  
ہدایت پر ہیں یا کھلی گمراہی میں۔ تم  
فرماؤ ہم نے تمہارے گمان میں اگر  
کوئی جرم کیا تو اس کی تم سے پوچھ نہیں  
اور نہ تمہارے کرتوتوں کا ہم سے  
سوال۔ تم فرماؤ ہمارا رب ہم سب کو جمع  
کرے گا پھر ہم میں سچا فیصلہ فرمادے  
گا اور وہی ہے بڑا نیا و چکانے والا۔

دوسرے مقام پر فرمایا:

إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ  
وَإِيتَايِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْهٰی عَنِ  
الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبِهْیِ  
یَعْظُمُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ  
(سورة النحل ۹۰)

بے شک اللہ حکم فرماتا ہے انصاف اور  
نیکی اور رشتہ داروں کو دینے کا اور منع  
فرماتا ہے بے حیائی اور بری بات اور  
سرکشی سے تمہیں نصیحت فرماتا ہے کہ تم  
دھیان کرو۔

تیسرے مقام پر فرمایا

يَا قَوْمِ لَكُمْ الْمُلْكُ الْيَوْمَ  
ظَاهِرِينَ فِي الْأَرْضِ فَمَنْ يَنْصُرُنَا  
مِنْ بَاسِ اللَّهِ إِنْ جَاءَ نَاقَالُ  
فِرْعَوْنَ مَا أُرِيكُمْ إِلَّا مَا رَأَى وَمَا  
أَهْدِيكُمْ إِلَّا سَبِيلَ الرَّشَادِ  
(سورة مؤمن: ۲۹۰)

اے میری قوم آج بادشاہی تمہاری ہے  
اس زمین میں غلبہ رکھتے ہیں تو اللہ کے  
عذاب سے ہمیں کون بچالے گا اگر ہم پر  
آئے۔ فرعون بولا میں تمہیں وہی سمجھاتا  
ہوں جو میری سوجھ ہے اور میں تمہیں  
وہی بتاتا ہوں جو بھلائی کی راہ ہے۔





بسم اللہ الرحمن الرحیم ۝

الحمد لله والصلوة والسلام على سيدنا رسول الله وعلى  
آله وصحبه الكرام ومن والاه

حمد و صلوة کے بعد۔

حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد گرامی مروی ہے۔

الدين النصيحة قلنا لمن قال لله  
ولكتابه ولسوله ولانمة  
المسلمين وعامتهم  
(المسلم، کتاب الایمان)

دین سراپا خیر خواہی ہے، ہم نے عرض  
کیا کس کی خیر خواہی؟ فرمایا اللہ کی اس  
کتاب کی اس کے رسول کی ائمہ  
مسلمین اور تمام مسلمانوں کی۔

اس مبارک ارشاد کے پیش نظر بندہ اپنی کتاب ”الرد الحکم المہیج“ اور دیگر اہل علم  
کی تصانیف کے منصف شہود پر آ جانے کے بعد اس انتظار میں رہا شاید تم نصیحت قبول کر کے  
اپنے طریقوں اور معاملات میں کچھ تبدیلی لے آؤ گے..... لیکن کچھ بھی حاصل نہ ہوا۔

چونکہ سورۃ العصر کی صورت میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

وَالْعَصْرِ إِنَّ الْإِنْسَانَ لَفِي خُسْرٍ  
إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا  
الصَّالِحَاتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ  
وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ

”زمانہ کی قسم تمام انسان خسارے میں  
ہیں مگر وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک  
عمل کیے اور انہوں نے حق کی تلقین  
اور صبر کی تلقین کی۔“

اس لیے میں نے استخارہ کے بعد طے کر لیا کہ میں خیر خواہی کرتے ہوئے تمہاری طرف ایک خط تحریر کروں یہ دعا کرتے ہوئے کہ یہ بارگاہ خداوندی میں مقبول ہو اور مجھے اور تم کو وہ حق کو حق دکھائے اور اس پر گامزن رہنے کی توفیق دے اور باطل کو باطل دکھائے اور اس سے دور رہنے کی توفیق دے ہمارے ذہن اس طرح منتشر نہ کرے کہ ہم خواہش نفس کی اتباع کرنے لگے جائیں۔ اللہ تعالیٰ ہی ہدایت اور ثواب کی راہ دکھانے والا ہے۔

### بتوفیق الہی میری گذارشات درج ذیل ہیں

۱۔ توحید پرستوں پر تہمت ہرگز روا نہیں

۱۔ ایسے مسلمانوں پر تہمت بازی جائز نہیں جو توحید پرست ہیں تمہارے ساتھ نماز ادا کرتے ہیں روزہ رکھتے ہیں زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور بار بار بیت اللہ شریف کا یہ کہتے ہوئے حج کرتے ہیں۔

لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ  
لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ  
الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكُ  
لَا شَرِيكَ لَكَ  
ہم حاضر ہیں اے اللہ ہم حاضر ہیں  
تیرا کوئی شریک نہیں ہم حاضر ہیں تمام  
حمد و نعمت تیرے لیے ہے اور ملک بھی  
اور تیرا کوئی شریک نہیں۔

شرعاً ایسے لوگوں کو مشرک قرار دینا ہرگز جائز نہیں حالانکہ تمہاری تمام کتب اور لٹریچر اسی سے مالا مال ہیں۔ آج دن عید الاضحیٰ کے دن مسجد خیف مقام منیٰ میں اور عید الفطر کو مسجد حرام میں تمہارے خطباء تمام عالم اسلام کے حجاج اور اہل حرمین کے سامنے مسلمانوں پر فتویٰ کفر و شرک لگا رہے ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ تمہیں ہدایت دے۔ اس کام سے باز رہو کسی بھی مسلمان خصوصاً اہل حرمین کو پریشان کرنا حرام ہے اس بارے میں کتاب و سنت میں جو احکام وارد ہیں ان سے تم بخوبی آگاہ ہو۔

## ۲۔ خدا را تقلید آئندہ کی مخالفت ترک کر دو

تم نے صوفیاء کرام کو کافر قرار دیا پھر اشاعرہ کو بھی تم نے آئندہ اربعہ امام ابوحنیفہ، امام مالک، امام شافعی، اور امام احمد بن حنبل رحمہم اللہ تعالیٰ کی تقلید سے انکار کر دیا، حالانکہ امت مسلمہ کا سواد اعظم ان بزرگوں کی تقلید کا قائل ہے خود تمہارے بانی مملکت شاہ عبدالعزیز نے ملکی قانون میں تصریح کی ہے کہ ہم مذاہب اربعہ پر ہی اعتماد کریں گے، خدا را تقلید کی مخالفت ترک کر دو۔

جو شخص اسلام لانے کے بعد کفر اختیار کرتا ہے وہ مرتد کہلاتا ہے اور اس کا خون مباح ہو جاتا ہے، اپنے نبی مصطفیٰ ﷺ کا یہ ارشاد گرامی سامنے رکھو جو حضرت ابن عمر اور حضرت جریر رضی اللہ عنہم سے مروی ہے۔

لا ترجعوا بعدی کفاراً یضرب بعضکم رقاب بعض  
میرے بعد کفر اختیار کر کے ایک دوسرے کی گردنیں نہ اڑانا۔

(ابن خاری، کتاب الفتن، المسلم، کتاب الایمان)

## ۳۔ مسلمانوں کی تکفیر سے باز رہو

تم نے ان اسلامی جماعتوں، اداروں اور تنظیموں کو گمراہ بے دین اور شیطانی گروہ کہنا شروع کر دیا جن کا مقصد اعلاء کلمۃ اللہ نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا تھا۔ مثلاً تبلیغی جماعت، اخوان المسلمین، تنظیم دیوبند (جو ہندوستان، پاکستان اور بنگلہ دیش میں ہے) اور ان ملکوں کی سواد اعظم جماعت (بریلوی) پر فتویٰ لگا دیا۔ تم ایسی کتب اور کیسٹ بھجوا رہے ہو جن میں مختلف زبانوں میں مسلمانوں کی ہی (کثیر رقم خرچ کر کے) تکفیر کی گئی ہے جیسا کہ تم نے ابو ظہبی، دبئی اور اباضیہ میں کتاب شائع کی ہے جس میں وہاں کے باشندوں کو کافر



قرار دیا گیا ہے حالانکہ وہ بھی مجلس التعاون میں تمہارے ممبر ہیں۔ رہی جامعہ ازہر اور وہاں کے علماء تو ان پر تو تمہارا حملہ مسلسل جاری رہتا ہے۔

### ۴۔ مخصوص ذہنیت کے حامل مولویوں کو مسلط نہ کرو

تم نے مثلاً محمد جمیل زینو حلی، عبدالرحمن دمشقی، ابوبکر جزائری اور دیگر وظیفہ خوار مولویوں کو ان جید علماء و مفکرین پر مسلط کر رکھا ہے۔ عظیم محدث سید عبداللہ صدیق غماری، شیخ محمد متولی شعرابی، ڈاکٹر محمد سعید رمضان البوطی، شیخ عبدالفتاح ابو غدہ، شیخ محمد علی صابونی، سید محمد علوی مالکی، ڈاکٹر عادل عزیزہ، شیخ سعید حوی، شیخ محمود سعید ممدوح اور عالم اسلام کے دیگر جید علماء اور ان کی مال، کتب، اور دیگر ذرائع سے مدد کرتے ہو۔ اس کے علاوہ موسم حج وغیرہ میں مختلف لٹریچر جو غلط اور فرقہ واریت پر مشتمل ہوتا ہے تقسیم کیا جاتا ہے حالانکہ وہ اوقات رحمت الہی کے حصول کے ہوتے ہیں۔

### ۵۔ حدیث پاک کے غلط مفہوم سے بچو

حدیث شریف کا جملہ:

”ہر بدعت گمراہی ہے۔“

کل بدعة ضلالة

کو بغیر سوچے سمجھے دوسروں پر فٹ کر دیتے ہو حالانکہ تمہارے اپنے اعمال ایسے ہیں جو سنت نبوی کے خلاف ہیں تم نہ انہیں برا جانتے ہو اور نہ ہی انہیں بدعت شمار کرتے ہو ان میں سے کچھ یہ ہیں۔

### ۶۔ بعد از نماز عشاء مسجد نبوی کو بند کرنا ترک کر دو

تم نماز عشاء کے بعد مسجد نبوی شریف بند کر دیتے ہو حالانکہ یہ بندش تم سے پہلے کبھی نہیں تھی۔ تم لوگوں کو وہاں رات کے اعتکاف اور تہجد سے منع کرتے ہو تمہیں اللہ تعالیٰ کا



یہ فرمان یاد نہیں رہا۔

”اور اس سے بڑھ کر ظالم کون جو اللہ کی مسجدوں کو روکے ان میں نام خدا لیے جانے سے اور ان کی ویرانی میں کوشش کرے ان کو نہ پہنچتا تھا کہ مسجدوں میں جائیں مگر ڈرتے ہوئے ان کے لیے دنیا میں رسوائی ہے اور ان کے لیے آخرت میں بڑا عذاب ہے۔“

وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ مَنَعَ مَسَاجِدَ اللَّهِ أَنْ يُذْكَرَ فِيهَا اسْمُهُ وَسَعَىٰ فِي خَرَابِهَا أُولَٰئِكَ مَا كَانَ لَهُمْ أَنْ يَدْخُلُوهَا إِلَّا خَائِفِينَ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَلَهُمْ فِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيمٌ (البقرہ، ۱۱۴)

۷۔ نجد کی بجائے حجازی لہجے میں اذان جاری کرو

حجاز کے مؤذنوں کو تم نے اس لہجہ کا پابند کر رکھا ہے جو نجد کا ہے۔ باقاعدہ اذان کا ٹائم مقرر ہے اور تمہاری کوشش ہوتی ہے کہ اذان کو خوب طویل کیا جائے اور آواز کو دلکش بنایا جائے خواہ معنی بگڑ جائیں۔

۸۔ حرمین شریفین میں عالم اسلام کے مقتدر علماء کو وعظ و درس کی اجازت ہونی چاہیے تم نے حرمین شریفین میں وعظ و درس پر پابندی لگا رکھی ہے خواہ واعظ و مدرس عالم اسلام کا بڑا عالم ہی کیوں نہ ہو بلکہ علماء حجاز و احساء پر بھی پابندی ہے جب تک تمہارے مذہب کا نہ ہو اور اس کے پاس تمہاری طرف سے مہر شدہ اجازت نامہ نہ ہو تم دوسروں کو منع کرتے ہو خواہ وہ جامعہ ازہر کا سربراہ ہی کیوں نہ ہو۔ ڈرو اللہ تعالیٰ سے اپنے مذہب میں اس قدر غلو نہ کرو اور علماء اسلام کے بارے میں حسن ظن سے کام لینا شروع کرو۔

## ۹۔ مکہ اور مدینہ میں کسی بھی مسلمان کی تدفین کو مت روکو

شہر مدینہ منورہ اور مکہ المکرمہ سے باہر فوت ہونے والے کو تم وہاں دفن نہیں ہونے دیتے حالانکہ یہ دونوں مقامات اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے پسندیدہ شہر ہیں تم ان شہروں میں تدفین روک کر امت مسلمہ کو ان کی برکات و ثواب سے محروم کرتے ہو حضرت عبداللہ بن عدی زہری رضی اللہ عنہ سے ہے میں نے رسول اللہ ﷺ کو مقام حزورہ میں سواری کی حالت میں یہ فرماتے ہوئے سنا۔

والله انك لخير ارض الله  
واحب ارض الله الى الله ولولا  
اخرجت منك ما خرجت  
”اللہ کی قسم! اے مکہ تو اللہ تعالیٰ کی افضل جگہ ہے اور اللہ تعالیٰ کو تمام زمین سے محبوب ہے اور اگر تجھ سے مجھے نہ نکالا جاتا تو میں یہاں سے ہرگز نہ نکلتا۔“

(مسند احمد ۳/۳۰۵، الترمذی، باب فضل مکہ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

من استطاع ان يموت بالمدينة  
فليمت بها فاني اشفع ممن  
يموت بها  
”جو مدینہ میں فوت ہونے کی طاقت رکھتا ہے وہ یہاں ہی فوت ہو کیونکہ میں اس میں فوت ہونے والے کی شفاعت کروں گا۔“

(مسند احمد ۲/۳۷۲، الترمذی، باب فضل المدینہ)

## ۱۰۔ بارگاہ نبوی ﷺ میں خواتین کی حاضری پر پابندی کیوں؟

تم خواتین کو حضور ﷺ کے مواجہہ شریف کے سامنے جانے سے روکتے ہو اور

مردوں کی طرح سلام نہیں عرض کرنے دیتے ہو۔

اگر تمہارے بس میں ہو تو تم محارم کے ساتھ خواتین کو بیت اللہ کا طواف بھی نہ کرنے دو حالانکہ تمام اسلاف اور مسلمانوں کا عمل اس کے خلاف رہا ہے تم باعصمت اور عقیقہ خواتین کو بھی جھڑکتے ہو اور انہیں حقیر سمجھتے ہو۔ پردے کے باوجود انہیں مسجد کی زیارت سے منع کرتے ہو اور انہیں شک کی نگاہوں سے دیکھتے ہو یہ عمل سخت بدعت مذمومہ ہے کیونکہ حضور ﷺ اور سلف صالح کے دور میں ایسا نہیں تھا یہ تم نے ایجاد کیا۔ حضور ﷺ کے پیچھے نماز میں تو صورت حال یہ تھی کہ پہلی صف میں مرد اس سے متصل بچے کی اور اس سے متصل خواتین کی بلا پردہ صف ہوا کرتی تھی۔

عالم اسلام سے آئی ہوئی خواتین مرکز اسلام سے کیا تاثر لے کر جاتی ہوں گی کبھی تم نے اس پر غور کیا؟

## ۱۱۔ مواجہہ شریف کی طرف پشت کیے بے ادب شرطے فوراً ہٹاؤ

تم نے مواجہہ شریف میں وظیفہ خوار جاہل تیوری چڑھانے والے کھڑے کر رکھے ہیں جو مصطفیٰ ﷺ کی طرف پشت کیے ہوتے ہیں اور ان کے چہرے زائرین کی طرف ہوتے ہیں اپنے تیوری والے چہروں کے ساتھ زائرین کو ایسے دیکھتے ہیں جیسے وہ سارے کے سارے شرک اور بدعت کے مرتکب ہو رہے ہیں انہیں پکڑتے ہیں زجر و توبیخ کرتے ہوئے جھڑکتے ہیں بلکہ ڈنڈے مارتے ہیں زائرین کو جھڑکتے ہوئے آوازیں بلند کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کے اس مبارک فرمان کو بھولے ہوئے ہیں۔

يَسْأَلُهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا  
أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا  
تَجْهَرُوا لَهُ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ  
بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ أَن تَحْبَطَ  
أَعْمَالُكُمْ وَأَنتُمْ لَا تَشْعُرُونَ ۝ إِنَّ  
الَّذِينَ يَغُضُّونَ أَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ  
رَسُولِ اللَّهِ أُولَئِكَ الَّذِينَ  
امْتَحَنَ اللَّهُ قُلُوبَهُمْ لِيَتَّقُوا لَهُمْ  
مُغْفِرَةً وَأَجْرٌ عَظِيمٌ ۝ إِنَّ الَّذِينَ  
يُنَادُونَكَ مِنْ وَرَاءِ الْحُجُرَاتِ  
أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ

(الحجرات: ۲۲-۲۴)

اے ایمان والو اپنی آوازیں اونچی نہ  
کرو اس غیب بتانے والے (نبی) کی  
آواز سے اور ان کے حضور بات چلا کر  
نہ کہو جیسے آپس میں ایک دوسرے کے  
سامنے چلاتے ہو کہ کہیں تمہارے عمل  
اکارت نہ ہو جائیں اور تمہیں خبر نہ ہو  
بے شک وہ جو اپنی آوازیں پست  
کرتے ہیں رسول اللہ کے پاس وہ  
ہیں جن کا دل اللہ نے پرہیزگاری کے  
لیے پرکھ لیا ہے ان کے لیے بخشش اور  
بڑا ثواب ہے۔“

یہ تمام تکبر کے ساتھ ساتھ حضور ﷺ کے سامنے ان کے مہمانوں زائرین اور  
محبین کی اہانت کے ہیں اور آپ ﷺ کی اس آرام گاہ کے سامنے سب کچھ ہوتا ہے جس  
کے بارے میں حنابلہ کے شیخ امام ابن عقیل نے کہا کہ یہ مقام تمام مقامات سے افضل ہے  
شیخ ابن قیم نے ”بدائع الفوائد“ میں ان سے نقل کیا شیخ ابن عقیل کا بیان ہے مجھ سے کسی نے  
پوچھا۔

کیا حجرہ نبوی ﷺ افضل ہے یا  
کعبہ؟

ایما افضل حجرۃ النبی صلی  
اللہ علیہ وسلم او الکعبۃ؟

تو میں نے کہا اگر تیری مراد محض حجرہ ہے تو کعبہ افضل ہے اور اگر حجرہ میں جو کچھ



ہے وہ مراد ہے تو

والله ولا العرش وحملته ولا  
جنة عدن ولا الافلاك الدائرة  
لان بالحجرة جسد لوزن  
بالكونين لرجع  
”اللہ کی قسم! اس کا مقابلہ عرش، اس  
کے راطلین، جنت عدن اور افلاک نہیں  
کر سکتے کیونکہ اس میں وہ جسد اطہر  
ہے اگر دونوں جہانوں سے اس کا  
موازنہ کیا جائے تو وہ پھر بھی وزنی  
ہے۔“

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:  
ان البقعة التي فيها جسد النبي  
صلى الله عليه وسلم افضل من  
كل شي حتى الكرسي والعرش  
ثم المسجد النبوي ثم  
المسجد الحرام ثم مكة  
”جس ٹکڑا زمین میں نبی کریم ﷺ کا  
جسد اطہر ہے وہ ہر شے سے حتیٰ کہ کرسی  
و عرش سے بھی افضل ہے اس کے بعد  
مسجد نبوی، پھر مسجد حرام اور پھر مکہ  
المکرمہ۔“

(بدائع الفوائد ۳-۱۳۵)

۱۲۔ خواتین پر جنت البقیع کی زیارت کی خود ساختہ پابندی ختم کرو

تم بغیر قطعی اور متفقہ شرعی دلیل کے خواتین کو بقیع شریف کی زیارت سے روکتے  
ہو۔ مسلمانوں کو محدود وقت کے علاوہ زیارت نہیں کرنے دیتے حتیٰ کہ لوگوں کو کسی جنازہ کا  
انتظار کرنا پڑتا ہے تاکہ اس کے ساتھ بقیع میں داخل ہو کر زیارت کریں، مدینہ منورہ میں تم  
نے معلمین کو زیارت کروانے سے روک دیا ہے جس سے وہ مالی بد حالی کا شکار ہیں۔ حالانکہ  
ان کے بغیر لوگ پریشان ہوتے ہیں کیونکہ انہیں پتہ ہی نہیں چلتا کہ اہل بیت کرام کی قبور

کون سی ہیں اور امہات المؤمنین اور صحابہ رضی اللہ عنہم کی کون سی ہیں؟ یہ ایسا ظلم و زیادتی اور قہر و تکبر ہے جسے اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ ہرگز پسند نہیں فرماتے، اللہ تعالیٰ تمہیں ہدایت دے، اس حرکت سے باز آ جاؤ۔

### ۱۳۔ مشاہیر امت کی قبور کو شہید کرنے کی جسارت کیوں؟

تم نے صحابہ امہات المؤمنین اور اہل بیت اطہار کی قبور کو منہدم کر کے (جنت البقیع اور المعلیٰ کو) چٹیل میدان بنا دیا ہے جس کی نشاندہی وہاں بکھرے ہوئے پتھر کر رہے ہیں۔ کوئی نہیں جانتا یہاں کون آرام کر رہا ہے اور یہ کس کی قبر ہے؟ بلکہ بعض قبور (مثلاً مقام ابواء میں رسالت مآب ﷺ کی والدہ ماجدہ کی قبر) پر تم نے بلڈوزر پھیر دیا ہے لا حول ولا قوۃ الا باللہ العظیم۔ کیا تم اس مباح عمل کو ہمیشہ منع کرتے رہو گے۔

حالانکہ شرعی دلائل کی بنا پر قبر کا ایک بالشت تک اونچا بنانا جائز ہے۔ حضور ﷺ سے یہ ثابت ہے کہ آپ ﷺ نے اپنے پھوپھی زاد بھائی حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کو دفن فرمایا اور ان کی قبر پر بڑا پتھر نصب کرتے ہوئے فرمایا۔

اتعلم بہا قبر اخی وادفن الیہ من

مات من اہلی ذریعہ بتا رہا ہوں اور آئندہ اہل بیت

میں سے فوت ہونے والوں کو ان کے

پاس دفن کروں گا۔“

حافظ ابن حجر نے اس حدیث کے بارے میں فرمایا۔

اسنادہ حسن اس حدیث کی سند حسن ہے۔ (المنہج الجیر ۲-۱۳۱)

حضرت خارجہ بن زید تابعی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے ہم حضرت عثمان رضی اللہ عنہ

کے دور میں نو جوان تھے۔

وان اشدنا وثبة الدی یثب قبر عثمان بن مظعون حتی یجاوزہ (البخاری، کتاب الجنائز)  
 ”اور ہم سے زیادہ چھلانگ لگانے والا وہ ہوتا جو حضرت عثمان بن مظعون کی قبر پر نصب شدہ پتھر کو پھلانگ جاتا۔“

امام بخاری نے صحیح کے جناز میں باب البحریدہ علی قبر (قبر پر شاخ کا نصب کرنا) میں اسے بطور معلق ذکر کیا، حافظ ابن حجر لکھتے ہیں حضرت خارجہ بن زید بن ثابت انصاری ثقہ تابعی اور مدینہ کے فقہاء سیدہ میں سے ہیں۔ امام بخاری نے اسے تاریخ صغیر میں بطریق ابن اسحاق بطور متصل ذکر کیا ہے اس حدیث سے واضح و ثابت ہو جاتا ہے کہ قبر کو زمین سے بلند اور اونچا بنانا جائز ہے۔ (فتح الباری ۳-۲۶۵)

۱۳۔ توسل، زیارت اور میلاد کے قائلین کو سزائیں دینا کہاں کا انصاف ہے  
 تم نے حرم نبوی کے سابقہ پرانے حصہ میں اور اب بقیع کے پاس ایک دفتر قائم کر رکھا ہے جس میں تم ایسے لوگوں کو پکڑ کر لاتے ہو جو وسیلہ بنانے والے یا کثرت کے ساتھ زیارت کے لیے آئیں یا خشوع اور رقت کے ساتھ حاضری دینے والے ہوں یا مواجہہ شریف میں حضور ﷺ کو وسیلہ بنا کر اللہ تعالیٰ سے دعا کرنے والے ہوتے ہیں تمہاری مقررہ کمیٹی ان سے زیارت، توسل اور میلاد کے حوالے سے پوچھ گچھ کرتی ہے جنہیں تم اپنے مخالف پاتے ہو انہیں قید میں ڈال دیتے ہو اس کی اقامت ختم اور اسے شہر بدر کر دیتے ہو حالانکہ یہ امور علماء حتیٰ کہ حنابلہ کے ہاں بھی استحباب و مباح کا درجہ رکھتے ہیں اور ان کی بنا پر کسی بھی مسلمان کی تکفیر اور اسے سزا دینا ہرگز جائز نہیں مجھے ایک ایسے ہی نہایت ثقہ قیدی نے بتایا کہ پورا مہینہ میرے ہاتھوں میں حتیٰ کہ وضو اور نماز کے وقت بھی ہتھکڑی لگی رہی۔ ہر عمل حتیٰ کہ قرآن کریم کی تلاوت بھی میرے لیے ممنوع تھی۔ اللہ تعالیٰ سے ڈرو آج کے ظلم کا بدلہ روز قیامت متعدد تاریکیوں کی صورت میں بھگتنا پڑے گا۔



پھر یہ عمل اس (نبی کی مسجد) میں کہاں جائز ہو سکتا ہے جس کی ذات کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا گیا ہے جن کا اپنا ارشاد ہے۔

انما الارحمة مہداة  
 ”میں سراپا رحمت (ہدایت) ہوں۔“  
 (شعب الایمان: ۲-۱۶۴)

امام حاکم نے اسے مستدرک (۱-۳۵) میں نقل کر کے صحیح قرار دیا اور امام ذہبی نے ان سے موافقت کی۔

جس ذات اقدس کو اللہ تعالیٰ نے تمام کائنات کے لیے رحمت بنایا ہے اس کی رحمت کا عالم ان مسلمانوں پر کس قدر ہوگا؟ جن کے ساتھ تم ان کی مبارک مسجد اور ان کے پڑوس میں اس قدر غلط اور سخت معاملہ کرتے ہو ان کا فرمان مبارک ہے۔

الانبياء احياء فی قبورہم  
 ”تمام انبیاء علیہم السلام اپنی اپنی قبور میں زندہ ہیں اور وہ نماز ادا کرتے ہیں۔“

(حیۃ الانبیاء للبیہقی ۱۵، مسند ابویعلیٰ ۶-۱۴۷)

امام بیہقی نے اسے مجمع الزوائد (۸-۲۱۱) میں نقل کر کے کہا اسے ابویعلیٰ اور بزار نے روایت کیا اور ابویعلیٰ کے رجال ثقہ ہیں۔

آپ ﷺ کا یہ بھی فرمان ہے۔

ان اللہ عزوجل حرم علی  
 الارض ان تاكل اجساد الانبياء  
 ”اللہ عزوجل نے زمین پر انبیاء کے جسم کا کھانا حرام کر دیا ہے۔“

(مسند احمد ۳-۸)

امام حاکم، امام ذہبی اور امام نووی نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

۱۵۔ مسجد کی نئی تعمیر سے روکنا



تم نے اہل مدینہ میں سے ایک صالح شخص کو اپنے خرچ پر جبل خندق پر مسجد ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو گرا کر دوبارہ بنانے کی اجازت دی، لیکن جب مسجد گر گئی تو تم نے دوبارہ بنانے سے روک دیا کیونکہ تم غزوہ خندق کی مساجد سبعہ کی زیارت کو بدعت قرار دیتے ہو بلکہ ان کے گرا دینے کا بھی ارادہ رکھتے ہو۔

### ۱۶۔ کتب درود و سلام پر پابندی کیوں؟

تم درود پاک کا مجموعہ دلائل الخیرات از شیخ عارف باللہ محمد سلیمان جزولی حسنی اور اسی طرح کی دیگر کتب کا داخلہ اور پڑھنا ممنوع قرار دیتے ہو حالانکہ تمہارے علم میں ہے کہ تمہارے ہاں ایسی کتب رسائل اور لٹریچر آتا ہے جو شرعاً ممنوع و ناپاک ہے تو ڈرو اللہ تعالیٰ سے۔

### ۱۷۔ غیر شرعی مجالس پر پابندی کیوں نہیں؟

تم جاسوسی کرتے ہو، پچھا کرتے ہو اور تلاش کرتے ہو ان لوگوں کو جو سرور عالم ﷺ کی محافل میلاد سجاتے ہیں اور ان میں کوئی غیر شرعی حرکت بھی نہیں ہوتی، لیکن تم ان مختلف رنگارنگ مجالس کے خلاف کبھی بات نہیں کرتے جو سراسر لہو و لعب پر مشتمل ہوتی ہیں، پتا نہ تو ایک ہی ہونا چاہیے نہ کہ دو۔ کیا مومن محبت کی تذلیل اور فاسق و باغی شریعت کی عزت جائز ہوتی ہے؟

### ۱۸۔ اپنی رائے دوسروں پر مسلط کرتے ہو

تم آئمہ مساجد کو نماز فجر میں قنوت پڑھنے سے بدعت جانتے ہوئے منع کرتے ہو حالانکہ تم جانتے ہو آئمہ اربعہ میں سے دو بزرگ حضرت امام شافعی اور امام مالک رضی اللہ عنہ کے نزدیک شرعاً یہ جائز ہے تو اپنی رائے کو دوسرے مسلمانوں پر مسلط کرنے کا کیا جواز

ہے؟ کیا تمہیں خدا کا خوف نہیں۔

## ۱۹۔ علماء حجاز و احساء کا کوئی حق نہیں

تم حرمین شریفین میں صرف نجدی علماء کو ہی امام مقرر کرتے ہو اور دوسروں کو حتیٰ کہ علماء حجاز و احساء کو بھی یہ منصب نہیں دیتے کیا یہی انصاف ہوتا ہے؟ کیا یہ (امامت نجدی) ضروریات دین میں سے ہے اللہ تعالیٰ سے ڈر کر انصاف سے کام لو کیونکہ وہ انصاف والوں کو ہی پسند کرتا ہے۔

## ۲۰۔ آثار نبوی کو مٹانے کے بجائے پورا پورا تحفظ دو

تم مدینہ منورہ سے خصوصاً اور حرمین شریفین میں عموماً آثار نبوی ﷺ اور آثار صحابہ کو چن چن کر مٹانے کے لیے کدال چلاتے ہو۔ قریب ہے کہ مسجد نبوی شریف کے علاوہ وہاں کچھ بھی نہ رہے تمام اقوام بطور یادگار عبرت و نصیحت اور اپنے روشن ماضی کی خاطر آثار کو محفوظ رکھتے ہیں تم تو ہر نشانی کو شرک جانتے ہو خواہ وہ معلومات کے لیے ہو یا زیارت کے لیے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس بات کا حکم دے رکھا ہے کہ مشرکین کے علاقوں اور آثار کے دیکھنے کے لیے نکلو اور ان سے عبرت پکڑو مثلاً عاد ثمود جو مدینہ منورہ کے قریب دیار صالح اور علا میں موجود ہیں اور یہ ہمیشہ سیاحین کی آمد کا مرکز ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے۔

قَدْ نَعَلْتُمْ مِنْ قَبْلِكُمْ سُنَنَ

فَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَانظُرُوا

كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِينَ

دوسرے مقام پر فرمایا:

”تم سے پہلے کچھ طریقے برتاؤ میں

آچکے ہیں تو زمین میں چل کر دیکھو کیسا

انجام ہوا جھٹلانے والوں کا۔“

أَوَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ  
فَيَنْظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ  
مِنْ قَبْلِهِمْ كَانُوا هُمْ أَشَدَّ مِنْهُمْ  
قُوَّةً وَآثَارًا فِي الْأَرْضِ فَأَخَذَهُمُ  
اللَّهُ بِذُنُوبِهِمْ وَمَا كَانَ لَهُمْ مِنَ  
اللَّهِ مِنْ وَاقٍ ذَلِكَ بَأْثُهُمْ كَانَتْ  
تِلَايُهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ فَكَفَرُوا  
فَأَخَذَهُمُ اللَّهُ إِنَّهُ قَوِيٌّ شَدِيدُ  
الْعِقَابِ (المومن: ٢١، ٢٢)

”تو کیا انہوں نے زمین میں سفر نہ  
کیا۔ کہ دیکھتے کیسا انجام ہوا ان سے  
اگلوں کا۔ ان کی قوت اور زمین میں جو  
نشانیاں چھوڑ گئے۔ ان سے زائد تو  
اللہ نے انہیں ان کے گناہوں پر پکڑا  
اور اللہ سے ان کا کوئی بچانے والا نہ  
ہوا۔ یہ اس لیے کہ ان کے پاس ان  
کے رسول روشن نشانیاں لے کر آئے  
پھر وہ کفر کرتے تو اللہ نے انہیں پکڑا  
بے شک اللہ زبردست سخت عذاب  
والا ہے۔“

تیسرے مقام پر ارشاد باری تعالیٰ ہے:

نُفَسِاسِ

WWW.NAFSEISLAM.COM

اَلَمْ يَأْتِكُمْ نَبَا الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ  
قَوْمُ نُوحٍ وَعَادٍ وَثَمُوْدَ وَالَّذِيْنَ  
مِنْ بَعْدِهِمْ لَا يَعْلَمُهُمْ اِلَّا اللّٰهُ  
جَاءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ فَرَدُّوا  
اَيْدِيَهُمْ فِيْٓ اَفْوَاهِهِمْ وَقَالُوْا اِنَّا  
كَفَرْنَا بِمَاۤ اُرْسِلْتُمْ بِهِ وَاِنَّا لَفِيْ  
شَكٍّ مِّمَّا تَدْعُوْنَا اِلَيْهِ  
مُرِيْبٍ ۝

(ابراہیم: ۹)

کیا تمہیں ان کی خبریں نہ آئیں جو تم  
سے پہلے تھیں۔ نوح کی قوم اور عاد اور  
ثمود اور جو ان کے بعد ہوئے انہیں  
اللہ ہی جانتے ان کے پاس ان کے  
رسول روشن دلیلیں لے کر آئے تو وہ  
اپنے ہاتھ اپنے منہ کی طرف لے گئے  
اور بولے ہم منکر ہیں۔ اس کے جو  
تمہارے ہاتھ بھیجا گیا اور جس راہ کی  
طرف ہمیں بلا تے ہو اس میں ہمیں وہ  
شک ہے کہ بات کھلنے نہیں دیتا۔

تو مسلمانوں کو آثار اور مقامات مثلاً میدان احد بدر حدیبیہ حنین اور احزاب  
وغیرہ کو دیکھنے سے کیوں منع کرتے ہو؟ حالانکہ ان کا تعلق اللہ تعالیٰ کے ان خصوصی دنوں سے  
ہے جن میں اس نے اپنے رسول ﷺ کی اور اپنے صالحین کی مدد فرما کر شرک اور مشرکین  
کو شکست عطا فرمائی۔ اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور صاحب عقل و شعور بننے کی کوشش کرو تا کہ تم پر  
رحم کیا جائے۔

## ۲۱۔ ناصر البانی جیسے ضدی کو شاہ فیصل کی طرح تم بھی دھتکار دو

تم نے ناصر البانی کو پناہ دے رکھی ہے اور تم اس کی مدد کرتے ہو اس کی کتاب  
احکام الجنازہ بدعھا کی اشاعت پر بڑے خوش ہو جس میں اس نے اعلانیہ یہ کہا ہے کہ نبی  
اکرم ﷺ کے مزار اقدس کو مسجد شریف سے نکال دو تم نے جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ میں  
اسے استاد اور اس کی مجلس اعلیٰ کارکن بنا رکھا ہے۔



حالانکہ شاہ فیصل نے تو اسے ساتھیوں سمیت وہاں سے دھتکار دیا تھا لیکن تم نے اسے دوبارہ پھر وہی منصب دے دیا، اس کی فاسد کتب کی وہاں اجازت ہے حالانکہ ان میں عالم اسلام کے عظیم اہل علم پر سخت تنقید اور حملے ہیں، ان میں سے چند کے نام یہ ہیں: حجت الاسلام امام غزالی، شیخ عبدالفتاح ابوغدہ، شیخ محمد علوی مالکی، شیخ سعید حوی، شیخ ابوالحسن ندوی اور شیخ محمد رمضان البوطی۔ کہاں گیا تمہارا عدل وانصاف؟

۲۲۔ تم اپنے پالتو گستاخ اولیاء عبدالرحمان عبدالخالق کی رسی سخت کرو تم نے البانی کا شاگرد اور وکیل عبدالرحمن عبدالخالق کویت میں پال رکھا ہے تمہارے ماننے والے اس کے پاس آکر اس کی کامل مدد کرتے ہیں، اس نے اپنی کتاب ”فضائح الصوفیہ“ میں تمام اولیاء و صلحاء پر شدید حملے کرتے ہوئے انہیں گمراہ اور فرقہ باطنیہ کے زندیق قرار دیا ہے، اگر کوئی اس سے بچا ہے اور اس نے اس کی تعریف کی ہے تو وہ ابن تیمیہ، رجب، ذہبی اور تمہارے معتمد علماء ہیں۔ صحیح حدیث قدسی میں ہے:

من عادى لي وليا فقد اذنته  
بالحرب  
”جس نے میرے کسی دوست سے  
دشمنی کی، میں اس سے اعلان جنگ کرتا

(البخاری، کتاب الرقاق) ہوں۔“

اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور ایسے عمل سے رک جاؤ۔

۲۳۔ مسجد نبوی شریف سے رنگ و روغن کے موقع پر نعتیہ اشعار مست مٹاؤ تم ہر سال رنگ و روغن اور اضافہ کے موقع پر مسجد نبوی شریف کے مختلف گوشوں دیواروں اور گنبدوں میں سے آثار اسلامیہ اور قصائد نعتیہ مٹا رہے ہو، تم نے قصیدہ بردہ از امام بوصیری کے متعدد اشعار کو مٹانے پہ تل گئے تھے جو مواہجہ شریف میں تحریر ہیں جنہیں

دیگر مفسرین کے علاوہ حافظ ابن کثیر نے بھی نقل کیا ہے:

يَا خَيْرَ مَنْ دَفِنْتَ بِالْقَاعِ اعْظِمْهُ

فَطَابَ مَنْ طَبِهَنَ الْقَاعَ وَالْأَكَمَ

نَفْسِي الْفِدَاءَ لِقَبْرِ أَنْتَ سَاكِنُهُ

فِيهِ الْعَفَافُ وَفِيهِ الْجُودُ وَالْكَرَمُ

(اے وہ مبارک ہستی جس کا جسم اقدس یہاں مدفون ہے اس کی خوشبو سے کوہ

دمن مہک رہے ہیں آپ کے مزار عالی پر میں قربان ہو جاؤں اس میں کس قدر پاکیزگی و

طہارت اور جود و کرم ہی ہے۔)

اگر خادمِ حرمین شریفین شاہ فہد اس عمل سے تمہیں نہ مت کرنا تو تم کر گزرتے مگر

اسے جب خبر پہنچی تو اس نے دوبارہ وہاں تحریر کا حکم دیا یہ کس قدر بے وفائی ہے اپنے کریم

نبی ﷺ سے جو تمہارے اور تمہارے رب کے درمیان واسطہ ہیں تمہارے اور ان کے

درمیان کون سا عذر ہے؟ تم تو اللہ تعالیٰ کے اس ارشادِ گرانِ کبر بھول چکے ہو۔

وَالَّذِينَ يُؤْذُونَ رَسُولَ اللَّهِ لَهُمْ

عَذَابٌ أَلِيمٌ (التوبہ: ۶۱) کے لیے دردناک عذاب ہے۔

دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

إِنَّ الَّذِينَ يُؤْذُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ

لَعَنَهُمُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ

وَأَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُهِينًا

(الاحزاب: ۵۷)

”بے شک جو ایذا دیتے ہیں اللہ اور

اس کے رسول کو ان پر اللہ کی لعنت ہے

دنیا اور آخرت میں اور اللہ نے ان کے

لیے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔“

۲۴۔ تم نے حضور ﷺ کے روضہ اطہر کو مسجد نبوی سے خارج کرنے کا مطالبہ

اور گنبد شریف کو بدعت کہنے والے منحوس کو اعزاز اور ڈگری کیوں دی؟

تم نے مقبل بن ہادی الوداعی کو نوازا (جو اپنے مخالف علماء امت کے صلحاء اور اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دینے والے مبلغین پہ طعن اور ان کو گالیاں دینے میں خوب شہرت رکھتا ہے) اس پر اس کی کتب اور کیسٹ شاہد ہیں) اسے اجازت دی کہ وہ جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ سے ڈگری کے حصول کے لیے اس عنوان سے مقالہ لکھے ”حول القبة المحبنة على قبر الرسول“ ﷺ اور اس کی نگرانی شیخ حماد انصاری نے کی۔ اس نے اس مقالہ میں بباغ دہل لکھا۔ آپ ﷺ کی قبر انور کو مسجد نبوی سے خارج کیا جائے۔ اس نے یہاں قبر اور اس کے گنبد شریف کو بہت بڑی بدعت قرار دیتے ہوئے اس کے گرانے اور ازالہ کا مطالبہ کیا ہے اس پر تم نے اسے کامیاب قرار دے کر ڈگری عطا کر دی۔

کیا تم ان لوگوں کا احترام کرتے ہو جو رسول اسلام اللہ کے حبیب تمام کائنات کی رحمت اور اللہ تعالیٰ کے خلیل ﷺ کے ساتھ دشمنی کریں؟

اس شخص کی غلط تربیت کی بنا پر اس کے سینکڑوں حامیوں نے چند سال پہلے یمن میں عدن شہر میں صالحین کی قبور کو اکھاڑنے کا کام شروع کیا، ان میں صالحین کے سربراہ امام ربانی حبیب عیدروس عدنی بھی تھے۔ جو عدن و حضر موت کے لیے سراپا برکت ہیں لیکن اللہ تعالیٰ نے ان ظالموں کے مکر و فریب کو نہ چلنے دیا اور دوبارہ ان کا مزار اور گنبد بنادیا گیا، اس سے زمین میں فساد و فتنہ کھڑا ہو گیا۔ ان ظالموں نے کدال وغیرہ کے ساتھ قبور کو توڑا حتیٰ کہ اموات کی ہڈیاں نکال کر ان کی بے حرمتی کی جس سے اس علاقے میں کھرام مچ گیا، ہمیں یہ بھی بتایا گیا کہ انہوں نے یمن میں کئی مقامات پر اس عمل میں گرمیٹ بھی استعمال کیے۔ یہ



تمام کا تمام تمہارے اعمال نامہ میں محفوظ ہو رہا ہے۔

## ۲۵۔ شہر نبی ﷺ کو مدینہ منورہ کیوں نہیں مانتے؟

خادم حرمین شریفین شاہ فہد (اللہ تعالیٰ انہیں جزا خیر عطا فرمائے) کے حکم سے تم نے جو قرآن کریم کا نسخہ شائع کیا اس کا نام ”مصحف المدينة النبویة“ رکھانہ کہ ”مصحف المدينة المنورہ“ گویا تم مانتے ہی نہیں کہ مدینہ طیبہ بلکہ تمام دنیا آپ ﷺ کی بعثت اور رسالت کی وجہ سے روشن و منور ہوئی، بہت ہی پہلے ہجرت کے موقع پر انصار کی بچیوں نے یہ کہتے ہوئے حضور ﷺ کو خوش آمدید کہا تھا۔

طلع البدر علینا من ثنیۃ الوداع  
وحسب الشکر علینا ما دعا لہ  
داع  
”ہم پر وداع کی گھاٹیوں سے چودھویں  
کا چاند طلوع ہوا جب تک اللہ کی طرف  
دعوت دینے والے موجود ہیں تا قیامت  
ہم پر شکر ادا کرنا لازم ہے۔“

آپ ﷺ بدر ہیں، قمر و نور ہیں اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:  
یا ایہا النبی انا ارسلناک  
شاهداً ومبشراً ونذیراً وداعیاً  
الی اللہ باذنه وسراجاً منیراً  
(۳۵: الاحزاب)  
”اے غیب کی خبریں بتانے والے  
(نبی) بے شک ہم نے تجھے بھیجا گواہ  
بنا کر اور خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا اور  
اللہ کی طرف اس کے حکم سے بلایا اور  
چمکا دینے والا آفتاب۔“

دوسرے مقام پر فرمایا:



”بے شک تمہارے پاس اللہ کی طرف  
سے ایک نور آیا اور روشن کتاب اللہ  
اس سے ہدایت دیتا ہے اسے جو اللہ کی  
مرضی پر چلا سلا متی کے راستے اور انہیں  
اندھیروں سے روشنی کی طرف لے  
جاتا ہے اپنے حکم سے اور انہیں سیدھی  
راہ دکھاتا ہے۔“

قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ وَكِتَابٌ  
مُبِينٌ يَهْدِي بِهِ اللَّهُ مَنِ اتَّبَعَ  
رِضْوَانَهُ سُبُلَ السَّلَامِ وَ  
يُخْرِجُهُم مِّنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى  
النُّورِ بِإِذْنِهِ وَيَهْدِيهِمْ إِلَى صِرَاطٍ  
مُّسْتَقِيمٍ (المائدہ: ۱۵، ۱۶)

اکثر مفسرین کرام کی تفاسیر دیکھوا انہوں نے آیت مبارکہ میں نور سے مصطفیٰ ﷺ  
مراد لیے ہیں یہاں ہم تم سے اس بات پر جھگڑا نہیں کر رہے کہ آپ ﷺ کی ذات شریفہ نور  
ہے بلکہ ہم تو یہ کہہ رہے ہیں آپ ﷺ کتاب سنت اور ہدایت بصورت نور و رحمت لے کے  
آئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا مبارک فرمان ہے:

”اور انہیں اندھیروں سے روشنیوں کی  
طرف لے جاتا ہے اپنے حکم سے اور  
انہیں سیدھی راہ دکھاتا ہے۔“

وَيُخْرِجُهُم مِّنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى  
النُّورِ بِإِذْنِهِ وَيَهْدِيهِمْ إِلَى صِرَاطٍ  
مُّسْتَقِيمٍ (المائدہ: ۱۶)

۲۶۔ کیا تمہارے نزدیک مسجد نبوی حرم نہیں ہے؟

حرمین شریفین سے متعلقہ جو انتظامی کمیشیاں ہیں ان کے ناموں پہ تم اصرار کرتے  
ہوئے مکہ شریف کے حوالے سے ریاستہ الحرم المکی اور مدینہ کے حوالے سے ریاستہ مسجد نبوی  
شریف کہتے ہو۔ ریاستہ الحرم النبوی شریف کہنے کے لیے تم تیار نہیں اس طرح شاہراؤں پہ  
جو کتبے لگے ہیں ان میں بھی یہی فرق کرتے ہو کیا وجہ؟ مسجد نبوی ﷺ کیوں حرم نہیں؟  
اور یہ کیسے حرم نہ ہو؟ حالانکہ رسالت مآب ﷺ نے تمام مدینہ کو حرم قرار دیا

حضرت عاصم بن سلیمان الاحول کا بیان ہے میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی خدمت میں عرض کیا:

احرم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المدينة؟  
 ”کیا رسول اللہ ﷺ نے مدینہ کو حرم قرار دیا ہے؟“

انہوں نے فرمایا: ہاں یہاں سے لے کر وہاں تک حرم ہے۔

جس نے اس میں کوئی بدعت ایجاد کی اس پر اللہ تعالیٰ فرشتوں اور تمام لوگوں کی طرف سے لعنت ہو! اللہ تعالیٰ اس سے قیامت تک کوئی نفل و فرض قبول نہیں فرمائے گا یہ بہت سخت وعید ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہی دوسری روایت میں ہے پھر آپ ﷺ روانہ ہوئے حتیٰ کہ احد سامنے آیا تو فرمایا یہ پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں جب شہر مدینہ نظر آنے لگا تو فرمایا۔

اللهم انی احرم ما بین جبلین  
 مثل ما حرم ابراہیم مکة اللهم  
 ”اے اللہ! میں تمام شہر کو حرم قرار دے رہا ہوں جیسا کہ ابراہیم نے مکہ کو حرم قرار دیا اے اللہ! اس کے مد اور صاع میں برکت عطا فرما۔“

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”مدینہ تمام کا تمام حرم ہے جس نے  
اس میں بدعت ایجاد کی یا کسی بدعتی کو  
پناہ دی اس پر اللہ ملائکہ اور تمام لوگوں  
کی لعنت اور اس سے اللہ تعالیٰ کوئی نفل  
و فرض قبول نہیں فرمائے گا۔“

المدينة حرم فمن احدث فيها  
حدثا او اوى محدثا فعليه لعنة  
الله والملائكة و الناس اجمعين  
لا يقبل منه يوم القيامة عدل ولا  
صرف (المسلم، باب فضل المدينة)

## ۲۷۔ اکابرین کی کتب میں علمی خیانت اور تحریف بند کی جائے

تمہارا یہ بھی پسندیدہ معمول و طریقہ ہے کہ وہ کتابیں جو مسلمانوں کا قیمتی و علمی  
سرمایہ و ورثہ ہیں، لوگوں کی ضرورت کی وجہ سے تم ان پر اپنے ملک میں پابندی عائد تو نہیں  
کر سکتے، لیکن ان میں جو چیز تمہیں پسند نہیں اسے حذف کر دیتے ہو یا اس میں تحریف و  
خیانت کر دیتے ہو، حالانکہ یہ سلف صالحین، مصنفین کی آراء پر شرعی اور قانونی ایسی ظلم و  
زیادتی ہے جس کے ازالہ و بدلہ کی تمہیں دنیا میں طاقت تو کہاں بلکہ اللہ تعالیٰ کے ہاں  
آخرت میں بھی نہیں کر سکو گے۔

## حذف و تحریف کے چند مقامات ملاحظہ بھی کر لو

(۱) امام محی الدین النووی کی الاذکار ۱۴۰۹ھ میں دارالہدیٰ ریاض سے عبدالقادر  
ارناؤوط شامی کی تحقیق سے شائع ہوئی صفحہ ۲۹۵ پر امام نے عنوان قائم کیا تھا۔

”یہ فصل زیارت قبر رسول ﷺ کے

فصل فی زیارة قبر الرسول

بارے میں ہے۔“

صلی اللہ علیہ وسلم

مگر تم نے عنوان بدل کر لکھا:

فصل فی زیارة مسجد رسول  
 (یہ فصل مسجد رسول ﷺ کی زیارت  
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں ہے۔)

۲۔ پھر فصل کی ابتداء اور انتہا سے متعدد سطور حذف کر دیں اور سارا حضرت عقی کا واقعہ بھی حذف کر دیا حالانکہ اسے امام نووی نے مکمل طور پر ذکر کیا تھا۔ یہ مصنف اور کتاب پر زیادتی و ظلم نہیں تو کیا ہے؟ جب محقق شیخ ارناؤوط سے اس سلسلہ میں رابطہ کیا تو انہوں نے بتایا یہ تبدیلی و تحریف ناشرین کی ہے بندہ کے پاس ان کی تحریر موجود ہے۔

۳۔ تم نے حاشیہ صاوی علی جلالین سے وہ تمام عبارات حذف کر دیں جو تمہیں نہیں بھاتی تھیں۔

۴۔ تم نے فقہ حنفی کی مشہور کتاب حاشیہ ابن عابدین شامی (فتاویٰ شامی) سے وہ فصل ہی خارج کر دی جو اولیاء ابدال اور صالحین کے بارے میں تھی۔

۵۔ تم نے آخری طباعت میں فتاویٰ ابن تیمیہ سے دسواں حصہ حذف کر دیا کیونکہ وہ تصوف پر مشتمل تھا۔

۶۔ شیخ ابن باز (جو دارالافتاء کے سابقہ سربراہ تھے) نے یہ چاہا تھا کہ حافظ امام ابن حجر عسقلانی کی کتاب فتح الباری شرح البخاری میں جو اسے ناپسند ہے اس پر حواشی لکھ کر اس کا ازالہ کرے اس نے معاونین سے مل کر تین اجزاء پر کام بھی کیا اس کے بعد وہ رک گیا ان حواشی کے ذریعے اس نے بہت بڑا شرکا دروازہ کھولنے کی کوشش کی۔

یاد رہے کہ امام ابن حجر عسقلانی کے خلاف ایک نجدی نے مکمل کتاب لکھی جس کا نام ”الاعطاء الاسباب فی توحید اللوہیۃ الواقعہ فی فتح الباری“ ہے۔



۷۔ ابوبکر جزائری کو کھڑا کیا گیا کہ وہ قرآن کریم کی ایسی تفسیر لکھے۔ جلالین کے مقابل ہو اور لوگوں کو شبہ میں ڈالتے ہوئے کہا جائے کہ یہ وہی (جلالین) ہے تاکہ اسے لوگوں میں مقبول کیا جاسکے۔

## ۲۸۔ خواتین اور محارم

مسجد نبوی شریف میں تم عصمت اور دینی غیرت کے نام پر خواتین کو محارم سے جدا کر دیتے ہو حالانکہ خواتین کے داخل ہونے والے دروازوں پر تم نے مرد ہی کھڑے کیے ہوتے ہیں کیا وہ دوسروں سے ہر معاملہ میں معصوم ہیں؟ ایسے ہی تم نے دوران طواف مرد کھڑے کیے ہوتے ہیں جو خواتین کو تکتے ہوئے کہتے ہیں چہرہ ڈھانپ لو حالانکہ جمہور علماء امت کا یہ فیصلہ ہے کہ اس عمل (طواف) کی ادائیگی کے وقت چہرہ کا نگار کھنا لازم ہوتا ہے۔

## ۲۹۔ حرم میں گرفتاری

تم ان پر معترض نہیں ہوتے جو حرم مکہ میں لوگوں کو پریشان و تنگ کر رہے ہوتے ہیں بلکہ ان کے ساتھ جھگڑ رہے ہوتے ہیں اگر کسی کے پاس کاغذات نہ ہوں تو گرفتار کر لیتے ہیں یہ عمل اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے خلاف ہے۔

وَمَنْ دَخَلَ كَانَ آمِنًا ”اور جو اس میں داخل ہو گیا اس نے

(آل عمران: ۹۷) امن پالیا۔“

پھر یہ چیز وہاں معتکفین نمازیوں اور طواف کرنے والوں کے سکون و اطمینان کو برباد بھی کرتی ہے۔

## ۳۰۔ حرام کار کی ذمہ داری

تمہارے ہاں کسی بھی مسلمان زائر و اجنبی مرد و عورت کو نکاح کی اجازت نہیں

جب تک ان کے پاس دائمی اقامہ نہ ہو۔ یہ سراسر بدعت و ظلم ہے۔ اگر وہ آپس میں حرام کا ارتکاب کریں گے تو اس کا گناہ تمہارے ذمہ ہی ہوگا۔

### ۳۱۔ علماء طلباء کے بارے میں حسن ظن رکھو

تم جامعات سے فارغ التحصیل ہونے والے طلبہ کی اسناد پر مہر ثبت نہیں کرتے جب تک تم اس کا اس میں امتحان نہ لے لو جو تم نے ”العقیدۃ الصحیحۃ“ کے نام سے بنا رکھا ہے تم اس پر اکتفا کیوں نہیں کرتے کہ یہ مسلمان موجد ہے تمہارا یہ عمل سراسر تعصب اور گھناؤنا عمل ہے۔

### ۳۲۔ دفاع کا حق

جب کوئی تمہارے ساتھ کسی بھی موضوع یا مسلک فقہی یا عقیدہ میں اختلاف کرتا ہے تم فی الفور اس کے خلاف کتاب لکھ دیتے ہو اس کی مذمت کرتے ہوئے اسے بدعتی اور مشرک قرار دے دیتے ہو اور پھر اسے اپنے دفاع کا یا اس سے برأت کا حق بھی نہیں دیتے جیسا کہ شیخ محمد مالکی مکی، شیخ ابو غندہ، شیخ محمد علی صابونی، اور کثیر علماء کے ساتھ تم نے کیا۔

### ۳۳۔ بقیع شریف کا مقفل کرنا

تم نے ایک بہت بڑی بدعت کو ایجاد کیا حتیٰ کہ تمہارے پہلوں نے بھی ایسا نہیں کیا وہ یہ ہے کہ تم بقیع شریف کو مقفل رکھتے ہو وہاں تدفین سے منع کرتے ہو۔

### شاہ فہد کا کارنامہ

تم نے لوگوں کو بقیع میں داخل ہونے اور وہاں آل اطہار صحابہ تابعین اور دیگر صالحین کی زیارت سے منع کر دیا تھا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے تمہاری تمام کوشش و محنت پر پانی پھیر دیا، مبارک باد کا مستحق ہے وہ جس نے یہ بات خادم حرمین شریفین شاہ فہد کو پہنچائی تو انہوں

نے تمہارے عزائم کو خاک میں ملا دیا بلکہ بقیع شریف کی توسیع کا حکم دے دیا تاکہ تمہارے پاس انکار کے لیے یہ دلیل ہی نہ رہے کہ یہاں مسلمان اموات کے لیے جگہ ہی نہیں۔

### ۳۴۔ تم نے سیدہ کے مکان کی جگہ بیت الخلاء بنادے

تم خوش ہوئے اور معارضہ نہ کیا جب ام المؤمنین رسول رب العالمین ﷺ کی پہلی زوجہ سیدہ خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کا وہ مکان گرایا گیا جو اللہ رب العزت کی طرف سے وحی کا اولین مرکز تھا، تم صرف اس کے گرانے پر ہی خاموش نہیں رہے بلکہ اس پر خوش ہو کہ مکان گرانے کے بعد وہاں وضو خانہ اور بیت الخلاء بنادے گئے۔

اللہ تعالیٰ کا خوف کہاں گیا؟ رسول کریم ﷺ سے حیا کہاں گئی؟

### ۳۵۔ تم نے ولادت نبوی کی جگہ منہدم کر کے چوپائے کیوں باندھے؟

تم نے پہلے بھی اور اب بھی تمہارا ارادہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے بقیہ آثار کو بھی ختم کر دیا جائے اب وہ مبارک ٹکڑا ہی رہ گیا ہے جس میں آپ ﷺ کی ولادت مبارک ہوئی تھی تم نے اسے پہلے گرایا تھا اور وہاں چوپاؤں کی منڈی و بازار بنا دیا تھا پھر کچھ نیک دل لوگوں نے اسے مکتبہ کی صورت میں قائم کر دیا اب تم اسے شہتہد ید اور انتقام کی نظروں سے دیکھتے ہو۔ اور انتظار میں ہو اس پر کوئی آفت کب آئے گی اور چند سال پہلے تمہارے علماء نے ایک قرارداد منظور کر کے مطالبہ کیا تھا کہ اسے گرا دیا جائے۔ (میرے پاس وہ کیسٹ موجود ہے)۔

ہاں خادم حرمین شریفین شاہ فہد جو نہایت عقلمند صاحب حکمت اور امور کے انجام سے واقف ہیں انہوں نے تمہارے مطالبہ کو ٹھکرا دیا اور اسے منجمد کر دیا۔ ہائے افسوس اس قدر بے ادبی اور بے وقائی اس نبی کریم ﷺ سے جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے تمہیں اور



تمہارے اجداد کو تاریکیوں سے نور کی طرف نکالنا ہائے افسوس کس قدر بے حیائی ہے اس دن سے جب حوض کوثر پہ حاضر ہوں گے کس قدر بد بختی و شقاوت ہے کہ یہ فرقہ اپنے نبی ﷺ کو ناپسند کر رہا ہے خواہ قول سے یا عمل سے اور اسے حقیر جانتے ہوئے ان کے آثار مٹا دیتا ہے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ کا قرآن میں حکم ہے۔

وَ اتَّخِذُوا مِنْ مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ

”اور ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ کو نماز کا مقام بناؤ۔“

اللہ تعالیٰ بنی اسرائیل کو حضرت طالوت حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون علیہم السلام کے ساتھ احسان جتلاتے ہوئے فرماتا ہے:

”اور ان سے ان کے نبی نے فرمایا اس کی بادشاہ کی نشانی یہ ہے کہ آئے تمہارے پاس تابوت جس میں تمہارے رب کی طرف سے دلوں کا چین ہے اور کچھ بچی ہوئی چیزیں ہیں بے شک اس میں بڑی نشانی ہے تمہارے لیے اگر ایمان رکھتے ہو۔“

وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ إِنَّ آيَةَ مُلْكِهِ أَنْ يَأْتِيَكُمُ التَّابُوتُ فِيهِ سَكِينَةٌ مِّنْ رَبِّكُمْ وَبَقِيَّةٌ مِّمَّا تَرَكَ آلُ مُوسَىٰ وَآلُ هَارُونَ تَحْمِلُهُ الْمَلَائِكَةُ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَةً لِّكُمُ إِنَّ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِينَ (البقرہ: ۲۴۸)

مفسرین کرام فرماتے ہیں کہ آیت مذکورہ میں بقیہ سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی چھتری اور ان کی تعلیم مبارک ہیں۔ الخ

اور تم چاہتے ہو تو بخاری شریف کے ان ابواب کی احادیث صحیحہ پڑھو جن میں حضور ﷺ کے آثار اور ان کے بارے میں صحابہ کرام کے اہتمام کا ذکر موجود ہے جس کا دل ہوگا یا وہ سننے سمجھنے کے لیے متوجہ ہوگا اس کے لیے یہ احادیث ہی کافی ہوں گی، عقلمند اور تدبیر



کرنے والوں کے لیے اس سے زیادہ کی ضرورت نہ ہوگی۔

### ۳۴۔ کیا تم مجتہد مطلق کا مقام رکھتے ہو؟

تمہارے اسلاف مذہباً حنا بلہ تھے وہ امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ کے متبع اور مقلد تھے۔ ابتداءً ابن تیمیہ، ابن قیم، ابن رجب، ابن عبدالبہادی اور ابن قدامہ قدسی ورمیان میں زرکشی، مرغی، بن یوسف، ابن ہبیرہ، حجاوی، مرداوی، بعلی، بھوتی، ابن مفلح، آخر میں محمد بن عبد الوہاب اور اس کی اولاد مفتی محمد بن ابراہیم اور ابن حمید وغیرہم۔

لیکن تم نے اس مذہب کو اٹھا کر پھینک دیا اور کہا ہم تو سلفی ہیں، عبدالعزیز بن باز (جو فتویٰ وارشاد کا سربراہ تھا اس نے مجلہ سعودیہ میں کہا کہ میں مذہب وفقہ حنبلی کا التزام اور اس پر اعتقاد نہیں رکھتا۔

تم تو صرف کتاب وسنت کا ہی التزام کرتے ہو سبحان اللہ تعالیٰ کیا امام احمد اور دیگر آئمہ کتاب وسنت کا ہی التزام نہیں کرتے تھے؟ کیا تم اور تمہارا شیخ اور تبعین مجتہد مطلق کا درجہ رکھتے ہو اور ایسے امام کا مقام رکھتے ہو جو فقط اپنی رائے پر بھی چلے اور کسی سابق کی اتباع اور تقلید نہ کرے اگر تم یہ زعم رکھتے ہو تو ہم تمہیں بطریق نصیحت و خیر خواہی کہتے ہیں کہ اس سے باز آ جاؤ ہم ایسے غرور اور دعویٰ سے اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتے ہیں، ہم اس زمانہ سے پناہ چاہتے ہیں جس کے بارے میں حضور ﷺ نے اپنے ان کلمات مبارکہ میں ارشاد فرمایا:

ان بین الساعة ایاما ینزل فیہا  
الجهل و یرفع فیہا یعلم و یکثر  
فیہا الهرج  
”قیامت سے پہلے ایسے دن آئیں گے  
جب جہالت عام ہو جائے گی۔ علم اٹھ  
جائے گا اور قتل کثرت سے ہوں گے۔“

(بخاری باب ظہور الفتن، المسلم، باب وضع المسلم)

آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا:

”اللہ تعالیٰ بندوں سے علم نہیں چھینے گا  
ہاں علماء کو اٹھالیا جائے گا‘ حتیٰ کہ کوئی  
عالم باقی نہیں رہے گا لوگ جاہلوں کو  
سربراہ بنالیں گے اور ان سے مسائل  
دریافت کریں گے اور وہ بغیر علم کے  
فتویٰ دیں گے خود بھی گمراہ ہوں گے  
اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے۔“

ان الله لا يقبض العلم انتزاعا  
ينتزعہ من العباد ولكن يقبض  
العلم بقبض العلماء حتی اذا لم  
یبق عالم اتخذ الناس رؤسا  
جهالا فاستلوا قافتوا بغیر علم  
فضلوا و اضلوا

(ابخاری، باب کیف یقبض العلم المسلم، المسلم، باب رفع العلم)

۳۷۔ امت کے جلیل القدر ائمہ پر حملے بند کرو

تم نے چھوٹے چھوٹے لڑکوں اور بے وقوفوں کو امت کے جلیل القدر آئمہ اور  
اسلاف پر حملوں کی اجازت دے رکھی ہے ان میں سے حجتہ الاسلام امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ  
ہیں، تم نے محمود حداد کی ایسی کتاب شائع کرنے میں مدد دی وہ کہتا ہے کہ میں نے احیاء علوم  
الدین میں حافظ عراقی اور زبیدی کے تحریر کی کام کو یکجا کر دیا ہے اس کتاب کا مقدمہ پڑھو اس  
نے امام غزالی کو گمراہ اور کبار کا مرتکب قرار دیا ہے۔

اسی طرح تمہارے وسائل سے ایسی کتب شائع ہوئی ہیں جس میں امام ابوالحسن  
اشعری اور ان کے قبعین پر طعن ہے حالانکہ کئی صدیوں سے وہ امت کا سواد اعظم ہیں۔ لیکن  
تم نے انہیں گمراہ اور گمراہ کن قرار دے دیا، اپنے بحث اسلامیہ کے رسائل کی طرف رجوع  
کر دیا اسی طرح سفر حوالی کی منہج اہل السنۃ والجماعۃ اور دیگر کتب میں دیکھ لو۔

اس بارے میں میں نے خود شیخ عبداللہ عبدالرحمن التركي وزیر اوقاف کو بعض

شمارے دکھائے لیکن کوئی تبدیلی نہ آئی۔

### ۳۸۔ حکمرانوں کی خیر خواہی کیوں نہیں؟

تم نے امراء حکام اور صاحب منصب لوگوں کے لیے مسلمانوں کی نصیحت پر پابندی عائد کر رکھی ہے جو اس کے خلاف کرے گا اس کی معصیت کا تم نے فتویٰ دے رکھا ہے حالانکہ اس وقت مسلمان اور ان کے حکام وعظ اور اچھی نصیحت کے بہت ہی ضرورت مند ہیں اللہ تعالیٰ کی رحمتیں نازل ہوں اس ذات اقدس ﷺ پر جس نے فرمایا۔

الدین النصیحة قلنا لمن قال لله  
ولکتابہ ولسولہ وللائمة  
المسلمین وعامتہم  
”دین سراپا خیر خواہی ہے ہم نے عرض  
کیا کس کی خیر خواہی؟ فرمایا اللہ کی اس  
کی کتاب بھی اس کے رسول کی آئمہ  
مسلمین کی اور تمام مسلمانوں کی۔“  
(المسلم: ۵۵)

### ۳۹۔ خمینی والا عمل

ایرانی رہنما خمینی اور اس کے ساتھیوں نے اس آیت مبارکہ کے تحت اپنے مخالفین پر حجت شرعیہ قائم کرتے ہوئے ان کی موت کا فتویٰ جاری کیا۔ تم نے اس پر لعن و طعن کیا۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

إِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللَّهَ وَ  
رَسُولَهُ وَيَسْعَوْنَ فِي الْأَرْضِ  
فَسَادًا أَنْ يُقَتَّلُوا أَوْ يُصَلَّبُوا  
أَوْ تُقَطَّعَ أَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُمْ مِنْ  
خِلَافٍ أَوْ يُنْفَخُوا مِنَ الْأَرْضِ  
ذَلِكَ لَهُمْ خِزْيٌ فِي الدُّنْيَا  
وَلَهُمْ فِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيمٌ  
(المائدہ: ۳۳)

”وہ کہ اللہ اور اس کے رسول سے  
لڑتے اور ملک میں فساد کرتے پھرتے  
ہیں ان کا بدلہ یہی ہے کہ گن گن کر قتل  
کیے جائیں یا سولی دیئے جائیں یا ان  
کے ایک طرف کے ہاتھ اور دوسری  
طرف کے پاؤں کاٹے جائیں یا  
زمین سے دور کر دیئے جائیں یہ دنیا  
میں ان کی رسوائی ہے اور آخرت میں  
ان کے لیے بڑا عذاب ہے۔“

پھر تم نے خود اپنے دشمنوں، مسافروں اور کمزور لوگوں کے لیے انہی آیت کو حجت  
بنایا (اگرچہ وہ قطرہ ہیرن کا ہی ہو) اس پر قتل کا حکم جاری کیا جاتا ہے۔ اور میں نے نہیں سنا  
کہ تم نے اس معاملہ میں مجمع الفقہ الاسلامی جدہ یا جامعہ ازہر اور اکابر علماء سے اس بارے  
میں کوئی فتویٰ لیا ہو تم ان قاضیوں کی طرح بھول ہی گئے ہو جن کے بارے میں سیدہ عائشہ  
رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”باعزت لوگوں کی لغزشوں سے  
دد گزر کیا کرو ماسوائے حدود کے۔“

اقبلوا ذوی الہیات عشرانہم  
الافی الحدود

(ابوداؤد کتاب الحدود مسند احمد: ۶-۱۸۱)

انہی سے یہ بھی مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:



”حتی الوسع مسلمانوں سے حدود ساقط کرنے کی کوشش کرو اگر کوئی صورت خلاصی کی نکلے تو اسے چھوڑ دو کیونکہ حکمران کا معافی میں غلطی کر جانا بہتر ہے اس سے کہ وہ سزا دینے میں غلطی کرے۔“

ادرو الحدود عن المسلمين ما استطعتم فان كان له مخرج فخلوا سبيله فان الامام ان يخطى في العفو خير ان يخطى في العقوبة  
(الترمذی کتاب الحدود)

حافظ ابن حجر نے تلخیص البھیر (۴-۵۶) میں کہا امام بخاری فرماتے ہیں اس مسئلہ میں سب سے اہم روایت یہ ہے جسے سفیان ثوری نے عاصم سے انہوں نے ابو وائل سے اور انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بیان کیا۔

ادروا الحدود بالشبهات  
ادفعوا القتل عن المسلمين ما استطعتم  
”شہادت کی وجہ سے حدود کو ساقط کر دیا کرو اور حتی الوسع مسلمانوں سے قتل کی سزا دور رکھو۔“

یہ حضرت عقبہ بن عامر اور حضرت معاذ رضی اللہ عنہما سے موقوفاً بھی روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بطور موقوف اور منقطع طور پر مروی ہے محمد بن حزم نے کتاب الایصال میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سند صحیح کے ساتھ موقوفاً بیان کیا ابن ابی شیبہ نے حضرت ابراہیم نخعی کے حوالے سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

لان اخطى فى الحدود بالشبهات احب الى من ان اقيمها بالشبهات  
”مجھے شہادت کی وجہ سے حدود کے ساقط کرنے میں خطا کرنا اس سے زیادہ محبوب ہے کہ میں انہیں شہادت کی وجہ سے قائم کروں۔“

یہ شیخ حارثی کی مسند ابی حنیفہ میں بطریق مقسم حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً مروی ہے۔

تم سب سے سچے اور اللہ تعالیٰ کے ارشاد گرامی کو پس پشت ڈال چکے ہو۔  
 ”جس نے کوئی جان قتل کی بغیر جان  
 کے بدلے یا زمین میں فساد کیے تو گویا  
 اس نے سب لوگوں کو قتل کیا اور جس  
 نے ایک جان کو زندہ رکھا اس نے گویا  
 سب لوگوں کو زندہ رکھا۔“  
 (المائدہ: ۳۲)

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے۔  
 اول ما یقضى بین الناس یوم  
 القيامة فی الدماء  
 ”روز قیامت سب سے پہلے خون اور  
 قتل کے بارے میں حساب ہوگا۔“  
 (مسند احمد ۱-۳۸۸، ترمذی ۱۳۶۹)

اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور حق کے سوا کسی محترم نفس کو قتل نہ کرو۔ روز قیامت افسوس  
 اور حسرت کے اسباب سے بچنے کی کوشش کرو۔

۴۰۔ تمہاری تشدد آراء کی وجہ سے نوجوان نسل برباد ہوئی

تمہاری تشدد آراء کی وجہ سے جھیمان عتیبی مقتول حرم مکی اور ان کی جماعت  
 پیدا ہوئی کیونکہ تمہارا اور ان کا شیخ ایک ہی ہے ان کا رہنما بھی وہی ہے جس کی طرف وہ اور  
 شیخ اور جزائری رجوع کرتے ہیں اور وہ تمہاری زیر نگرانی حرم میں کام کرتے تھے مسلمانوں  
 کو تنگ و پریشان کرتے انہیں ڈانٹ پلاتے اور جھڑکتے جب ان کی طاقت قوی ہو گئی اور  
 ان کے ہاتھ لمبے ہو گئے تو انہوں نے پھر وہی کیا جو تمہارے سامنے ہے ان میں کچھ قتل

ہوئے کچھ زخمی اور کچھ قید اب تم کہتے ہو ہمارا ان سے اور ان کے عمل سے کوئی تعلق نہیں حالانکہ ان کی کتب اور رسائل اس پر سب سے بہتر شاہد ہیں کہ وہ تمہاری ہی آراء سے بدست ہوئے انہیں سے وہ متاثر ہو کر یہاں تک پہنچے تم ان آراء کو کتاب و سنت کا نام دیتے ہو اور اللہ تعالیٰ سے جس کی طرف تم لوٹ کر جاؤ گے۔

### ۴۱۔ تم نے صوفیاء اشاعرہ اور ماترید یہ کو کافر کہا

حالانکہ یہ تمام امت کا سواد اعظم ہیں پھر اخوان المسلمین، تبلیغی جماعت اور دیگر اصحاب دعوت و فکر کو کافر بنا رہے ہو کیا اپنے علاوہ تم کسی کو مسلمان چھوڑو گے بھی؟

### ۴۲۔ مجالس ذکر و علم ویران ہو گئیں

اب درس ہے تو تمہارا مذہب ہے تو تمہارا وعظ ہے تو تمہارا دعوت کا کام کرنے والے بھی فقط تمہارے ہی ہیں اس سے مجالس علمیہ وعظ کے اجتماعات دروس قرآن کے حلقے اور مجالس ذکر کی محافل ویران ہو گئیں۔ تم کل قیامت کو اللہ تعالیٰ کے ہاں کیا جواب دو گے؟ جس دن فرمان ہوگا۔

وَقَفُّوْهُمْ اِنَّهُمْ مُّسَوِّوْنَ  
”اور انہیں ٹھہراؤ ان سے پوچھنا ہے۔“

(الصافات: ۲۳)

### ۴۳۔ امام غزالی اور امام اشعری کی تکفیر

تم نے شیخ ابن عربی کو کافر کہا، پھر حجتہ الاسلام امام غزالی کو اور پھر امام ابو الحسن اشعری کو کافر قرار دے دیا اس کے بعد تم نے کہا نہ حسن البنا شہید ہیں اور نہ قطب بلکہ افغانستان میں جہاد کرنے والے بھی شہید نہیں کیونکہ ان کا عقیدہ صحیح نہیں بلکہ وہ تو حنفی مقلد ہیں جن کا ہلاک ہو جانا ہی بہتر ہے اب صرف تم ہی ناجی (فرقہ) ہو تم نے حضور ﷺ کا

یہ ارشاد گرامی پس پشت ڈال دیا جو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

اذا قال الرجل هلك الناس  
فهو اهلكهم  
”جب آدمی یہ کہے تمام لوگ ہلاک ہو  
مگئے تو سمجھو وہ ان سب سے زیادہ برباد  
ہونے والا ہے۔“ (الموطا ۶۰۹، مسند احمد ۲: ۲۷۲)

### ۴۴۔ تم نے حضور ﷺ سے جفا کا سبق دیا

تم نے سید المرسلین ﷺ کے شہر مدینہ منورہ میں یونیورسٹی قائم کی جس کا نام جامعہ اسلامیہ ہے، عوام اور علماء خوش ہوئے اور ان کی اولاد یہ ذہن لے کر جامعہ کی طرف بڑھی کہ یہاں سے ہمیں اپنے حبیب ﷺ ان کی آل اطہار صحابہ اور تابعین..... کی محبت و اتباع میں اضافہ نصیب ہوگا۔ لیکن جب انہوں نے تم سے پڑھا تو تم نے انہیں جفا کا سبق دیا۔

پھر تم نے طلبہ میں سے ایک کو دوسرے پر جاسوس بنایا تاکہ ان طلبہ کے بارے میں اطلاع دیں جن کا نام تم نے قبورین (قبر پرست) رکھا ہوا ہے، یعنی وہ طلبہ جو اکثر سید المرسلین ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضری اور سلام عرض کرتے ہیں حتیٰ کہ تم انہیں جامعہ سے نکال پھینکتے ہو ہاں جو تمہاری مان لے اور تابعداری کرے پس وہی صادق و امین ٹھہرتا ہے۔

### علماء یا ثنائتم بجم

جامعہ میں سے جو تمہاری آراء سے معمور ہو کر فارغ ہوتے ہیں تم انہیں اپنے اپنے علاقوں میں داعی بنا کر بھیجتے ہو تاکہ وہ واپس جا کر اپنے آباء و اجداد اور لوگوں سے تجدید اسلام کروائیں کیونکہ وہ تمہارے خیال میں کافر و گمراہ ہوتے ہیں، تم ان پر مالی



وظائف اور لٹریچر کی بھرمار کر دیتے ہو اس سے وہاں ایک قیامت برپا ہو جاتی ہے ان طلبہ اور ان کے آباء علماء و صلحا اور سابقہ اساتذہ کے درمیان عداوت و مخالفت کی جنگ شروع ہو جاتی ہے۔ گویا وہ ٹائم بم بن کر واپس ہوتے ہیں۔

تم ان طلبہ کے اذہان بلا داسلامیہ کے مسلمانوں کے خلاف سوء ظن اور حسد و کینہ سے بھر دیتے ہو خصوصاً افریقہ اور ایشیا کے مسلمانوں میں افتراق و انتشار کے کئی معرکے گرم ہو چکے ہیں بلکہ یہ معاملہ تو ان ریاستوں تک جا پہنچا ہے جو روس سے ابھی آزاد ہوئی ہیں اور یہاں مسلمان اقلیت میں ہیں مثلاً یورپ امریکہ آسٹریلیا اور دیگر علاقوں میں وہاں بھی یہی خطرناک صورت حال بن چکی ہے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ہی فریاد ہے۔

### ۴۵۔ تمام صوفیاء مشرک و کافر

ابن تیمیہ ابن قیم بلکہ ان سے پہلے بھی کسی نے یہ نہیں کہا کہ تمام صوفیاء مشرک ہیں بلکہ انہوں نے تو یہ کہا کہ صوفیاء کرام میں سے بعض مقام صدیقین پر پہنچے ہوئے ہیں اگر تم نہیں مانتے تو ذہبی ابن رجب فتاویٰ ابن تیمیہ اور مدارج السالکین از ابن قیم اور دیگر کتب کا مطالعہ کر کے ملاحظہ کرو لیکن تم تو تمام صوفیاء کو کافر قرار دیتے ہوئے انہیں بدعتی و مشرک کہتے ہو۔

یہ بات تمہارے احباب اور تلامذہ نے کہی ہے مثلاً عبدالرحمن عبدالحق جزائری زینود مشقی البانی مقبل و داعی اور ان کی پارٹی کے دیگر لوگ ہر وقت یہی کہہ رہے ہیں۔ کیا تمہاری یہ آراء سلف صالحین کے تابع ہیں؟ یا تم ان میں منفرد اور انہیں ایجاد کرنے والے ہو کیا اس کے بعد تمہارا اپنے آپ کو سلفی کہلانے کا جواز باقی رہ جاتا ہے حالانکہ تم سے پہلے کسی سلفی نے ایسے ظلم کا ہرگز ارتکاب نہیں کیا؟

## ۳۶۔ یہ سب کچھ ابن باز اور ابن عثیمین کے کرتوت ہیں

یہ مخفی و با امریکہ اور یورپ میں پہنچ چکی ہے وہاں مسلمانوں کے مدارس اور مساجد میں جھگڑے پیدا ہو چکے ہیں یہ سب کچھ ابن باز اور ابن عثیمین کے تابع ہے، صوفیاء اور اہل ذکر کو کافر قرار دیا جا رہا ہے۔ کسی کو اشعری کہہ کر کسی کو ماتریدی کہہ کر اور کسی کو دیوبندی اور بریلوی کہہ کر آپس میں لڑ رہے ہیں ایک دوسرے کے پیچھے نماز حرام، رشتہ داری اور نکاح حرام بلکہ دین کی بنیادوں کو ہلایا جا رہا ہے امریکہ میں میری موجودگی میں ایک خطیب کو خطبہ سے صرف اس لیے منع کر دیا گیا کہ وہ صوفی ہے وہاں نمازیوں کے درمیان دہ جھگڑا ہوا کہ توبہ توبہ اس اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کرو جس کا مبارک فرمان ہے۔

وَتُوبُوا إِلَى اللَّهِ جَمِيعًا أَيُّهَا  
الْمُؤْمِنُونَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ  
”اور اللہ کی طرف سے توبہ کرو اسے“  
مسلمانوں سب کے سب اس امید پر  
کہ تم فلاح پاؤ۔“ (النور: ۳۱)

## ۳۷۔ قتل و غارت کا بازار بند کرو

یہاں تو قتل و غارت کا بازار گرم ہے (حالانکہ اسلام سرِ اُپا سلامتی اور صلح کا پیغام ہے) اور مسلمانوں کی خونریزی کی جرأت خصوصاً جزائر مصر یا حرم مکی میں وقوع پذیر واقعات یہ تمام کے تمام تمہارے فارغ التحصیل تلامذہ تمہاری آراء و فکر تمہاری کتب و مطبوعات کے مطالعہ کا نتیجہ ہیں جن کی بنیاد ہی مسلمانوں کے ساتھ سوء ظن، ان کو کافر، مشرک اور بدعتی قرار دینا ہے۔

تم خود غور کرو اور لوگ بھی تحقیق کریں اور دیکھیں ان متشددین میں کوئی صوفی یا ازہری یا اشعری یا آئمہ اربعہ مجتہدین کی تقلید کرنے والا ہے؟

تم نے انہیں کھانا چھوڑ کر خود خاموشی اختیار کر رکھی ہے چپ کا روزہ رکھا ہوا ہے۔  
انہیں تم کوئی نصیحت نہیں کرتے اب بتاؤ کھلی گمراہی میں کون ہے؟

### ۴۸۔ مسلمانوں پر معتزلہ کی تہمت نہ لگاؤ

تم اپنے مخالف مسلمانوں پر فرقہ جھمیہ یا معتزلہ ہونے کی تہمت لگاتے ہو حالانکہ  
تم خود جھمیہ ہو اور ان کے ساتھ عقائد میں تم متفق ہو اور حق یہ ہے کہ تم معتزلہ ہو کیونکہ تم ان  
کی طرح ولایت اولیاء کرامت اور حیات موتی کا انکار کرتے ہو اسی طرح دینی امور غیبیہ  
میں عقل کا ہی فیصلہ مانتے ہو۔

قدیمی محاورہ مشہور ہے:

رمتنی بدائھا وانسلت  
”اس عورت نے بیماری بھی لگادی اور  
خود جدا ہوگی۔“

کسی شاعر نے خوب کہا:

لاتنه عنه خلق وتاتی مثله

عمار علیک اذا فعلت عظیم

(اس کام سے مت منع کر جس کو تو خود بجالارہا ہے اس قدر برائی پر تجھے عار ہونی

چاہیے۔)

کیا تم حق سننے کے لیے تیار ہو؟

### ۴۹۔ طریقہ خوارج

تمہارا طریقہ و عمل خوارج والا ہے۔ جب تمہارے پاس کوئی مسلمان خصوصاً  
طالب علم آتا ہے تو تم اس کے عقیدہ پر بات کرتے ہو کیا وہ صحیح ہے یا نہیں؟ اس سے سوال

کرتے ہو فلاں کے بارے میں تیری کیا رائے ہے؟ اس بارے میں..... اور اللہ تعالیٰ کہاں ہے؟ حالانکہ مسلمان کے بارے میں حسن ظن سے کام لینا چاہیے۔

خوارج بھی تو ایسا ہی کیا کرتے تھے جب ان کے پاس کوئی مسلمان موحد آتا یا ان کے پاس سے گزرتا تو وہ اس سے سوال کرتے اگر ان کے مخالف ہوتا تو وہ اسے قتل کر دیتے رہا کوئی مشرک یا کافر تو اس سے نرمی و لطف سے پیش آتے اور یہ آیات مبارکہ تلاوت کرتے۔

وَأَنَّ أَحَدَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ  
 اسْتَجَارَكَ أَجْرُهُ حَتَّى يَسْمَعَ  
 كَلِمَ اللَّهِ ثُمَّ ابْلِغْهُ مَا مَنَّهُ ذَلِكَ  
 بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَا يَعْلَمُونَ (التوبة: ۶)  
 أَفَتَجْعَلُ الْمُسْلِمِينَ كَالْمَجْرِمِينَ  
 مَا لَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُونَ  
 (القلم: ۳۵، ۳۶)

۵۰۔ وروس پر پابندی نہ لگاؤ

حرم مکہ میں چاروں مذاہب (حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی) کے منبر تھے، تم نے تمام کو گرا دیا پھر تدْرِیس کے لیے متعین نشستیں تھیں تم نے ان کو بھی منع کر دیا۔

ڈاکٹر مالکی پر پابندی

ان میں آخری نشست ڈاکٹر سید محمد بن علوی مالکی کی تھی جنہوں نے اپنے والد اور دادا کے بعد اسے زندہ رکھا، لیکن تم انہیں دیکھنا پسند نہیں کرتے۔ تم نے حواری مع الماکی میں



ان پر گمراہی اور اعلانیہ کفر کی تہمت لگائی اگر اللہ تعالیٰ کی مدد میرے شامل حال نہ ہوتی، جبکہ میں نے ان کا دفاع کرتے ہوئے ”الرد الممنیع“ تحریر کی اسی طرح دیگر اہل علم نے اپنی اپنی کتب کے ذریعے ان کا دفاع کیا اور خادم حرمین شریفین شاہ فہد نے مداخلت کرتے ہوئے ان کی حفاظت کی، ورنہ اب تک وہ خبر ماضی بن چکے ہوتے۔

### شیخ عبدالرحمن پر پابندی

اسی طرح حرم نبوی شریف میں مذاہب اربعہ کے علماء درس دیا کرتے ان میں آخری شیخ عبدالرحمن البھنی شافعی ہیں جن کی کتاب ”قطف الثمار فی الحکام الحج والاعتمار“ ہے تم نے ان کو روکتے ہوئے کہا جب تک ابن باز کی طرف سے اجازت نامہ نہیں، لاؤ گے تم یہاں درس نہیں دے سکتے لیکن ابن باز نے اجازت نامہ نہ دیا تو وہ بھی روک دیئے گئے۔

### شیخ عبداللہ پر پابندی

انہی میں سے صاحب آقوی علامہ مفتی شیخ عبداللہ سعید بن لہجی شافعی رحمۃ اللہ علیہ ہیں تمہارے مقرر کردہ جاسوس نے انہیں درس سے روک دیا، شیخ کے دوبارہ درس شروع کروانے کے لیے ابن باز سے بار بار کہا گیا مگر ناکامی ہوئی، ان کے دروس نافعہ سے طلبہ محروم کر دیئے گئے۔

### شیخ اسماعیل پر پابندی

ان سے پہلے علامہ محقق شیخ اسماعیل عثمان زین شافعی رحمۃ اللہ علیہ کو نہایت تنگ کر کے ان کا درس روک دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ ہی تم سے حساب لینے والا ہے۔  
اس طرح حرمین شریفین میں مذاہب اربعہ کی تدریس کا سلسلہ بند کر دیا گیا،

حالانکہ یہ خیر القرون تابعین اور تبع تابعین کے دور سے جاری و ساری تھا بلکہ تمہارے اسلاف نے جب حجاز پر قبضہ کیا تو اس کے بعد بھی یہ سلسلہ جاری ہی رہا اب تم نے جزائری اس کے سر اور اس قسم کے دیگر لوگوں کو وہاں کھلا چھوڑ رکھا ہے جو مصطفیٰ کریم ﷺ کے پڑوس میں بار بار اور گلا پھاڑ پھاڑ کر اعلانیہ کہتے ہیں کہ حضور ﷺ کے والدین آگ میں ہیں۔

”اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ

العلی العظیم وحبسنا اللہ ونعم الوکیل

حالانکہ مقتدر اہل علم و فضل خصوصاً امام سیوطی نے حضور ﷺ کے والدین کی شان و ایمان پر مستقل کتب تصنیف کیں ہیں۔ موصوف کے اس موضوع پر سات رسائل ہیں (ان تمام کا ترجمہ مفتی محمد خان قادری نے کیا ہے یہ رسائل صوفی پبلی کیشنز لاہور سے حاصل کیے جاسکتے ہیں۔)

ر اللہ رب العزت کے ہاں سب کچھ تمہارے حساب و ذمہ میں ہے جس کا ارشاد

گرمی یہ ہے۔

”بے شک جو ایذا دیتے ہیں اللہ اور

اس کے رسول کو ان پر اللہ کی لعنت ہے

دنیا اور آخرت میں اور اللہ نے ان کے

لیے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔“

اِنَّ الدِّیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ

لَعَنَہُمُ اللّٰہُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ

وَاَعَدَّ لَہُمْ عَذَابًا مُّہِیْنًا

(۵۷: الاحزاب)

دوسرے مقام پر فرمایا:

وَالَّذِينَ يُؤْذُونَ رَسُولَ اللَّهِ لَهُمْ  
عَذَابٌ أَلِيمٌ  
”اور وہ لوگ جو ایذا دیتے ہیں اللہ کے  
رسول کو ان کے لیے دردناک عذاب  
ہے۔“ (التوبہ: ۶۱)

### ۵۱۔ آثار نبی کریم ﷺ کی حفاظت کرو

جب حضور ﷺ نے مدینہ طیبہ ہجرت فرمائی قباء کے علاقہ میں آپ تشریف فرما  
ہوئے وہاں کی مسجد کے بارے میں یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی:

لَمْ يَسْجِدْ أَيْسَى عَلَى التَّقْوَى مِنْ  
أَوَّلِ يَوْمٍ أَحَقُّ أَنْ تَقُومَ فِيهِ فِيهِ  
رِجَالٌ يُحِبُّونَ أَنْ يَتَطَهَّرُوا وَاللَّهُ  
يُحِبُّ الْمُطَهَّرِينَ (التوبہ: ۱۰۸)  
”بے شک وہ مسجد کہ پہلے ہی دن سے  
جس کی بنیاد پر ہیزگاری پر رکھی گئی ہے  
وہ اس قابل ہے کہ تم اس میں کھڑے  
ہو اس میں وہ لوگ ہیں کہ خوب ستھرا  
ہونا چاہتے ہیں اور ستھرے اللہ کو  
پیارے ہیں۔“

۱۔ اس مسجد قبا میں آپ ﷺ کی اونٹنی کے پاؤں کا نشان تھا جس کی زیارت کا ہم  
نے قرعی وقت میں شرف پایا تھا تم نے اس نشان کو ختم کر دیا۔

۲۔ مسجد قبلین میں اس مقام پر علامت و نشان تھا جہاں بیت المقدس سے بیت اللہ  
کی طرف قبلہ تبدیل ہوا تھا لیکن تم نے اسے بدعت کہتے ہوئے ختم کر دیا۔

۳۔ تم نے صحابی رسول ﷺ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کا باغ ختم کر دیا جبکہ  
وہاں کھجور کے درخت خود رسول اللہ ﷺ نے اپنے ہاتھوں سے لگائے تھے۔

۴۔ قباء کے نزدیک بئر عین زرقا بئر اولیس (بئر خاتم) تھے تم نے انہیں بھی ختم کر دیا۔

۵۔ تم بئر یحییٰ کی زیارت سے بھی روکتے ہو جسے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے

یہودی سے خرید کر اللہ کے راستے میں وقف کیا تھا، وہاں اور بھی متعدد اہم آثار تھے جنہیں یا تو بالکل ختم کر دیا گیا ہے یا ان میں تبدیلی کر دی گئی ہے۔

## ۵۲۔ مذاہب اربعہ پر پابندی

اہل احساء کے ہاں مذاہب اربعہ میں سے ہر ایک کے لیے مخصوص مدارس تھے لیکن تم نے تمام کو بند کر دیا اور وہاں تدریس ممنوع قرار دے دی گئی، کیونکہ تمہارے ہاں تمہارے مذہب کے علاوہ کسی کی تدریس جائز ہی نہیں، اگر دیگر مذاہب کے لوگ اپنے گھروں میں دروس کا سلسلہ قائم کرنے کی کوشش کریں تو تم ان کا ناطقہ بند کر دیتے ہو ان کا محاصرہ کرتے ہو ان پر جاسوس مقرر کرتے ہو کیا یہ نیک صالح صاحب تقویٰ زاہد اور اس اللہ سے ڈرنے والوں کا یہ عمل ہو سکتا ہے؟ جس کا فرمان ہے:

وَاتَّقُوا يَوْمًا تُرْجَعُونَ فِيهِ إِلَى اللَّهِ  
ثُمَّ تُوَفَّى كُلُّ نَفْسٍ مَا كَسَبَتْ  
وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ (البقرہ: ۲۸۱)

”اور ڈرو اس دن سے جس میں اللہ کی طرف پھرو گے اور ہر جان کو اس کی کمائی پوری دی جائے گی اور ان پر ظلم نہ ہوگا۔“

یہ بھی اللہ رب العزت کا فرمان ہے۔

الْأَبْطُلُنْ أُولَٰئِكَ أَنَّهُمْ مَبْعُوثُونَ  
لِيَوْمٍ عَظِيمٍ يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ  
الْعَالَمِينَ (المطففين: ۶۷۳)

”کیا ان لوگوں کو گمان نہیں کہ انہیں اٹھنا ہے ایک عظمت والے دن کے لیے جس دن سب لوگ رب العالمین کے حضور کھڑے ہوں گے۔“

تم نے جلیل القدر صحابی حضرت ابوالیوب انصاری رضی اللہ عنہ کے مبارک گھر کو اپنے کدالوں وغیرہ کے لیے استعمال کر رکھا ہے حالانکہ حجرات شریفہ بننے سے پہلے آپ



ﷺ نے مدینہ منورہ میں اسی جگہ قدم رنجہ فرمایا، سابقہ تمام ادوار میں خصوصاً تمہارے بڑوں نے بھی اسے محفوظ رکھا لیکن اس مبارک اثر شریف کو بھی گرا دیا جو مسجد نبوی شریف کے قبلہ کی جانب تھا، وجہ اس کی صرف یہ تھی کہ مسلمان (بقول تمہارے مشرک) اس سے تبرک حاصل کرتے ہیں۔

تم نے حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ کے گھر کے پاس لائبریری شیخ الاسلام (عارف حکمت) کو گرا دیا ہے جو نہایت ہی نفیس کتب اور نایاب مخطوطات سے بھری پڑی تھی اور خوبصورت طرز تعمیر عثمانی پر مشتمل تھی، تمام کو گرا دیا حالانکہ اس کا توسیع حرم سے کوئی تعلق نہ تھا۔

تم نے بحرہا (باغ) ختم کر دیا وہ توسیع میں آچکا ہے اس پر تم نے علامت یا نشانی قائم نہیں کی حالانکہ اس میں حضور ﷺ تشریف لے جایا کرتے تھے اس کا تذکرہ صحیح بخاری اور دیگر کتب احادیث میں موجود ہے۔ (البخاری، کتاب الزکاۃ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہے حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ انصار میں سے کھجوروں کے اعتبار سے زیادہ مالدار تھے انہیں بحرہا سارے مال سے محبوب تھا اور مسجد کے سامنے تھا، رسول اللہ ﷺ اس میں تشریف لے جایا کرتے تھے اور وہاں سے پانی نوش فرماتے۔ (المسلم، کتاب الزکاۃ)

مدینہ منورہ میں تم نے مسجد نبوی کے علاوہ حضور ﷺ اور آپ کے صحابہ کے آثار میں سے کچھ بھی نہیں رہنے دیا، تم خیبر وغیرہ کی طرف متوجہ نہیں ہوتے، کیا ہمارے لیے یہ جائز ہے کہ ہم یہود کی تقلید کریں جس طرح انہوں نے قدس شریف سے اسلامی آثار مٹا دیے ہیں، کیا ہم خود اپنے آثار مدینہ منورہ سے مٹا دیں؟

تم نے آنے والی نسلوں کے لیے سابقہ قیمتی میراث میں سے کیا چھوڑا ہے؟

تم نے تعویذ اور دم سے علاج کرنے والوں کے خلاف قتل کا فتویٰ دے رکھا ہے اور انہیں تم جادوگر کہتے ہو اور تم نے حق پر قائم اور غلط لوگوں میں کبھی فرق کرنے کی کوشش ہی نہیں کی۔ بس تم نے قتل کا فتویٰ دینا ہی سیکھ رکھا ہے جس کی وجہ سے متعدد محترم نفوس کو صرف اس وجہ سے قتل کرایا گیا کہ تم نے ان کے جادوگر ہونے کا فتویٰ دیا تمہیں اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان بھول چکا ہے۔

”اور کوئی جان جس کی حرمت اللہ نے رکھی ہے ناحق نہ مارو۔“

وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ

الْبَاطِلِ

بشیر و نذیر نبی ﷺ کا مبارک فرمان ہے۔

”سب سے پہلے روز قیامت خون کے بارے میں حساب ہوگا۔“

أَوَّلُ مَا يُقْضَىٰ بِهِ بَيْنَ النَّاسِ يَوْمَ

الْقِيَامَةِ فِي الدِّمَاءِ

(بخاری و مسلم)

حدود کے اجراء کے وقت خوب غور و فکر سے کام لو اور انہیں شبہات کی بنا پر ساقط کرنا سیکھو اس دن سے ڈرو جس دن سینگ والی سے بغیر سینگ والی بدلہ لے لے گی۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”جس دن آدمی دیکھے گا جو کچھ اس کے ہاتھوں نے آگے بھیجا اور کافر کہے گا ہائے میں کس طرح خاک ہو جاتا۔“

يَوْمَ يَنْظُرُ الْمَرْءُ مَا قَدَّمَتْ يَدَاهُ

وَيَقُولُ الْكَافِرُ يَا أَيْتَنِي كُنْتُ

تَرَابًا (النبا: ۲۹)



## خاتمہ

خدارا! خادمِ حرمین شریفین کی خدمات پر پانی نہ پھیرو

ہمارے بھائی علماء نجد، مملکت سعودیہ ہر مسلمان کو محبوب ہے اس کے حکمران خصوصاً خادمِ حرمین شریفین نے حجاج اور عمرہ کرنے والوں اور اللہ تعالیٰ کے مہمانوں کی خدمت کے لیے کوئی کسر نہیں چھوڑی، لیکن تمہارے غلط رویے اور طریقے (جن کا تذکرہ آچکا ہے) ان کی خدمت پر پانی پھیر دیتے ہیں حالانکہ انہوں نے امورِ شریعہ اور دینیہ کا معاملہ تمہارے سپرد کر رکھا ہے۔ تم اس امانت کی حفاظت کرو اس میں خواہش نفس اور ذاتیات کو داخل نہ کرو تا کہ کوئی اعتراض پیدا ہی نہ ہو کہ مقامات مقدسہ کے شہروں میں امورِ شریعہ اور آثارِ اسلام کی حفاظت نہیں ہو رہی۔

اپنے دین، حکومتِ اسلام اور مسلمانوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور مسلمانوں کو افتراق و انتشار سے بچانے کے لیے کوشش کرو اور ہر اس معاملہ سے بچو جو ان میں تفریق کا سبب بن سکے۔

اللہ تعالیٰ سے میری دعا ہے کہ تم ان لوگوں میں سے ہو جاؤ جو اچھے اقوال کو سننے والے اور اس کی اتباع کرنے والے ہوتے ہیں۔

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

یوسف بن السید ہاشم الرفاعی

# مسائل روزگار

تصنیف:

مفتی مکہ شیخ زینی دحلان شافعی رحمہ اللہ

ترجمہ:

WWW.NAFSESLAM.COM

مولانا یونس اختر مصباحی

صَفْحہ فاؤنڈیشن